س ن 460

کلماتِ قدسیہ

معروف بہ

فیضِ نقشبندیہ

سید شرافت نوشاہی

ادارہ معارف نوشاہیہ اعظمیہ
سچیاری شریف بیر
مرید کے ضلع شیخوپورہ

Marfat.com

جملہ حقوق محفوظ ہیں

53434

نام کتاب : کلمات قدسیہ معروف بہ فیض نقشبندیہ

نام مصنف : مولانا ابوالظفر سیّد شریف احمد شرافت نوشاہی مقیم آستانہ عالیہ حضرت نوشہ گنج بخشؒ ساہن پال شریف ضلع گجرات

تصنیف : ۱۰ محرم ۱۳۴۶ھ

تکمیل و حواشی : ۱۳۹۱ھ

طباعت : ۱۳۹۲ھ

ناشران : مختار علی سندھو ، ملک ضیاء اللہ

کاتب : قمر عظیم نوشاہی

مطبع : اردو ڈائجسٹ پرنٹرز لاہور

تعداد : پانچسو

قیمت : دو روپے

ملنے کا پتہ

۱۔ ادارہ معارف نوشاہیہ اعظمیہ سچیاری سٹریٹ بازار نوشہ پیر، پیراں منڈی مریدکے

۲۔ مختار علی سندھو کینال پارک منڈی مریدکے

۳۔ محمد اسلم سلیم نوشاہی، نوشاہی سٹریٹ، نوشہ بازار، پیراں منڈی مریدکے، ضلع شیخوپورہ

Marfat.com

اَلَا اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ

کلمات قدسیہ

معروف بہ

فیض نقشبندیہ

در نصائح و موعظت

قدوۃ السالکین، عمدۃ الصالحین حضرت میاں شیر محمد نقشبندی مجدّدی
شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۳ ربیع الاوّل ۱۳۴۷ھ

تصنیف

مولانا ابوالظفر سیّد شریف احمد شرافت قادری نوشاہی مدظلہ العالی

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

رسالہ "کلمات قدسیہ" ایک ملاقات ہے فقر کے دو جلیل القدر خانوادوں کے عظیم راہنماؤں کی، جن کی منفرد حیثیت کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ ان میں ایک تو شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی ذات بابرکات ہے۔ جو صاحب حال بھی تھے اور صاحب معرفت بھی اور دوسرے حضرت سید شریف احمد صاحب شرافت نوشاہی سہنپالوی ہیں۔ ان میں سے اوّل الذکر سلسلہ عالیہ نقشبندیہ سے منسلک ہیں اور موخر الذکر سلسلہ عالیہ قادریہ نوشاہیہ کے چشم و چراغ ہیں۔ ان ہر دو حضرات کی ملاقات سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ دونوں حضرات عرصہ سے ایک دوسرے سے ملنے کے خواہشمند تھے اور ان کی آپس میں تواضع اور محبت ایک تصدیق ہے ان کلمات کی جو حضرت میاں صاحبؒ نے اثنائے گفتگو میں فرمائے کہ فقراء کے ہر چہار سلاسل ایک ہی ہیں اور ان میں کوئی فرق نہیں۔ یہاں تک کہ جب ایک نو آموز مرید میاں صاحبؒ سے بذریعہ خط استفسار کرتا ہے کہ آپ کی مسجد کے محراب پر "یا شیخ عبدالقادر شیئاً للہ" کیوں لکھا ہوا ہے جبکہ آپ نقشبندی طریقت

Marfat.com

میں منسلک ہیں اور یہ وظیفہ حضرات قادریہ کا ہے تو آپ نے اس کے جواب میں جو کلمات تحریر فرمائے وہ فقر کی یادوں میں انمٹ نقوش چھوڑ گئے ہیں اور انہیں اگر کتاب عشق میں آب زر سے لکھا جائے تو بھی انکا صحیح اندازہ قدر و منزلت نہیں ہو سکے گا۔ آپ نے خط کے جواب میں فصاحت و بلاغت کے عروج کمال کو چند جامع کلمات میں ادا فرمایا۔

حضرت میاں صاحبؒ کے تصرفات اور کرامات میں ایک یہ بھی اضافہ ہوا ہے کہ مجھے اس خط کی اصل دستیاب ہو گئی ہے اور بفضلہ تعالےٰ اپنی آنکھوں سے حضرت میاں صاحبؒ موصوف کے اپنے دست مبارک سے لکھے ہوئے الفاظ کو دیکھ کر اپنے دل کی آنکھوں کو منور کر چکا ہوں. میں نے شائقین اور عشاق کے ذوق نظر اور اشتیاق دید کے لئے اس خط کی فوٹو سٹیٹ کاپی کا اہتمام کر کے اسے صفحہ نمبر ۴ پر شامل کر دیا ہے۔ جو کہ ایک طرف تو حضرت موصوف کے نمونہ تحریر کے متعلق بطور یادگار رہیگا اور دوسری طرف حضرت میاں صاحبؒ کی عقیدت بحضور غوثیت مآب کی تصدیق پیش کرتا رہے گا اور عین اسی طرح جس طرح حضرت مجدد الف ثانی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ نے باوجود نقشبندی ہونے کے اپنے علوّ مرتبت کو عنایت غوث الثقلینؒ سے وابستہ فرمایا اور مکتوبات شریف کی دوسری جلد کے خاتمہ پر جہاں حضور غوث الثقلین رحمۃ اللہ علیہ کے شعر کا ترجمہ کرتے ہیں فرماتے ہیں

Marfat.com

کہ جس طرح حضور غوثیت مآب کا سورج قیامت تک درخشندہ وتابندہ رہے گا اسی طرح اب میرا سورج بھی روشن رہیگا. کیونکہ مجھے روشنی حضور سے حاصل ہوئی ہے. عین اسی طرح حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی روشنی بھی قائم رہے گی. کیونکہ حضرت نے یہ فرما کر کہ" اس کا ثبوت قادری قلندروں سے لیں" حضور کے ساتھ اپنے آپ کو منسلک کر لیا اور چونکہ نور کی محبت منور کر دیتی ہے اس لئے ابدی انوار و تجلیات کا مرکز بن گئے ہیں.

ملاقات زیر نظر کے مطالعہ سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ حضرت شیر ربانی سلوک و معرفت کی منازل کے اساتذہ میں شامل ہیں اور جس طریق سے طالبان حق کو رشد و ہدایت کی تلقین فرماتے ہیں وہ انہی کا حصہ ہے. دیکھئے جب ایک شخص جو کسی گاؤں میں امام مسجد تھا نصیحت کا خواستگار ہوتا ہے تو اسکو فرماتے ہیں. نماز کا ترجمہ یاد کرو اور سوچ کر نماز پڑھا کرو اور فقہ کی عام فہم کتب "روشندل" "نجات المؤمنین" اور "کپی روٹی" وغیرہ کے مسائل ازبر کرنے کی تاکید کرتے ہیں. جب والدین کے متعلق استفسار فرمایا اور سائل نے جواب میں " والد فوت ہو چکا ہے اور والدہ زندہ ہے" کہا تو فرمایا کہ ادب سے کہو "والدہ صاحبہ زندہ ہیں". تم صدق دل سے اپنی والدہ کی خدمت کیا کرو اور تعظیم و تکریم کو خاص طور پر ملحوظ رکھا کرو. تمہاری عبادت گھر ہی میں ہے تمہیں کسی دوسرے کے پاس جانے کی کیا حاجت ہے؟ اس تلقین پر عمل پیرا ہو کر اگر اس امام مسجد

Marfat.com

کو ولی اللہ کا مرتبہ حاصل نہیں ہوا ہو گا تو یہ اس کی بدقسمتی نہیں تو اور کیا ہے؟
کیونکہ جس نہج پہ اُسے یہ نصیحت کی گئی تھی یہ رشد و ہدایت کی صنف میں اپنی مثال آپ ہے اور یہ ایک مردِ حق آگاہ ہی کا حصّہ ہے۔ ورنہ آج ماں باپ کی تعظیم کو کون درخورِ اعتنا سمجھتا ہے۔ اور آج "روشن دل" "نجات المؤمنین" اور "پکی روٹی" کے مسائل جاننے والے کو کون عالم مانتا ہے آج تو صرف نزاعی مسائل کے جاننے والے کو عالم سمجھا جاتا ہے اور ایسے ہی مسائل کی تعلیم کے حصول کی تاکید کی جاتی ہے۔ آج کون یہ کہتا ہے کہ تم والدہ کی خدمت دل سے کرو تمہاری عبادت گھر ہی میں ہے۔ تمہیں کسی دوسرے کے پاس جانے کی حاجت نہیں۔ باوجود اس علو مرتبت کے کہ حضرت شیر ربانی کے فیضان سے ایک زمانہ فیضیاب ہے اور ایک دنیا ان سے دامانِ عقیدت باندھے ہوئے ہے انکی منکسر المزاجی اور تواضع کا اندازہ ان کے اس جواب سے ہوتا ہے۔ جو انہوں نے چوہدری رحمت خاں نوشاہی معروف آبادی کو دیا۔ جب چوہدری صاحب نے کہا کہ دُعا کے لئے حاضر ہوا ہوں تو حضرت میاں صاحبؒ نے فرمایا نہ میں بزرگ ہوں نہ مولوی ہوں نہ ولی ہوں مجھ میں کوئی خصوصیت نہیں اور خداوند تعالےٰ تو ہر ایک شخص کی دعا سن لیتا ہے۔

حضرت قطب الاقطاب مرشدی و مولائی جناب سرکار نوشہ گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ سے حسنِ عقیدت کے لئے حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے یہ الفاظ ایک یادگار کے طور پہ دل کی گہرائیوں میں بستے رہیں گے جو حضرت شرافت صاحب قبلہ

Marfat.com

سے یوں منقول ہیں۔ یہ سُن کر کہ درگاہ عالیہ حضرت نوشہ گنج بخشؒ سے آیا ہوں تو حضرت نوشہ رحمۃ اللہ علیہ کا نام نامی سُنکر بہت خوش ہوئے اور فرمایا:-

"حضرت نوشاہ عالیجاہ رحمۃ اللہ علیہ کا خاندان بغداد والی سرکار کا خاندان ہے یہ طریق تمام قادریہ طریقوں سے بہتر ہے۔ مگر تعجب ہے کہ باوجود صوفی و متشرع ہونے کے سماع سے بھی ذوق رکھتے ہیں۔"

غرضیکہ یہ رسالہ طریقت سے محبت رکھنے والے اصحاب کے لئے ایک گرانقدر سرمایہ ہے۔ مجھے یقین واثق ہے کہ عاشقان شیر ربانی اور محبانِ حضرت نوشاہ لاثانی حضرت شرافت صاحب کے لئے نیک خواہشات کا اظہار کرنے سے سرمو گریز نہیں کریں گے۔ کیونکہ انہوں نے اس بے نظیر ملاقات کو ضبط تحریر میں لاکر جو احسان اہل دل پہ کیا ہے اس سے صاحب بصیرت اصحاب ہمیشہ استفادہ کرتے رہیں گے۔ اللہ تعالےٰ قبولیتِ عام عطا فرمائے۔ بفضلہٖ و بمنہٖ۔

خاک پائے اہل اللہ

محمد لطیف زار قادری نوشاہی

نوشاہی منزل محمدی پارک

راجگڑھ لاہور

جمعرات

مورخہ ۱۳ اگست ۱۹۷۲ء

بمطابق ۲۲ جمادی الثانی ۱۳۹۲ھ

۱۹ ساون ۲۰۲۹ بکرمی

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ العلی العظیم ، والصلوٰۃ والسلام علیٰ

نبیہ الکریم ، وعلیٰ آلہ واصحابہ مع التسلیم

امابعد

خادم اہل اللہ فقیر سید شریف احمد شرافت نوشاہی ساہنپالی عفا اللہ عنہ۔ بخدمت اصحاب طریقت عرض کرتا ہے کہ ایک عرصے سے سننے میں آرہا تھا کہ قصبہ شرقپور ضلع شیخوپورہ میں نقشبندیہ سلسلہ کے ایک بزرگ حضرت میاں شیر محمد قیام پذیر ہیں جو صاحب کمال درویش ہیں۔ جن کے فیوض و برکات سے خلق خدا مستفیض ہو رہی ہے اور وہ غیر متشرع لوگوں سے التفات نہیں فرماتے۔ آپ کے اوصاف حمیدہ سُن کر میرے دل میں اشتیاق زیارت اور شوق ملاقات مچلنے اور روز افزوں ترقی کرنے لگا۔ چنانچہ میرے والد بزرگوار حضرت سید شاہ غلام مصطفےٰ ادام اللہ برکاتہٗ مضافات وزیر آباد میں مع درویشاں سائیں فرمان علی خیر کتوی اور سائیں خدا بخش وڑائچانوالی کے سفر پر تشریف لے گئے۔ میں بھی ان کے ہمرکاب تھا اور موضع سرانوالی متصل دھونکل قیام کیا۔ ایک روز چوہدری رحمت خاں ولد الٰہی بخش وڑائچ معروف آبادی بغرض ملاقات وہاں حاضر ہوا۔ جو میرے جد امجد حضرت سید حافظ محمد شاہ نوشاہی رحمۃ اللہ علیہ کا مرید صادق راسخ الاعتقاد اور اہل تقویٰ و طہارت ہے اور موجودہ وقت میں موضع ونوٹیاں والی ضلع شیخوپورہ میں سکونت گزین ہے۔ اس نے اثنائے کلام میں میاں صاحب

Marfat.com

شرقپوری کی زیارت سے مشرف ہونے کا ارادہ ظاہر کیا اور اجازت طلب کی والدِ محترم نے اس کو اجازت دے دی۔ اور مجھے بھی ارشاد فرمایا کہ تم بھی چوہدری کے ساتھ جاؤ اور زیارت کا شرف حاصل کرو۔ چنانچہ ہم ۹ محرم الحرام ۱۳۴۶ھ کو سٹیشن دھونکل سے ریل پر سوار ہوئے گاڑی پر میاں نواب علی صاحب سجادہ نشین نوشہروی کی ملاقات بھی ہوئی وہ منڈی مریدکی اتر گئے اور ہم لاہور پہنچے۔ اور وہاں سے لاری پر سوار ہو کر دوپہر کو شرقپور وارد ہوئے۔ دوپہر درگاہِ حضرت شاہ مراد نوشاہی پر گذاری میاں حکیم نیک محمد صاحب نوشاہی سجادہ نشین اور مولوی محمد حیات صاحب نوشاہی متولی و خطیب جامع مسجد شرقپور نے ہماری بے حد خاطر و مدارت کی۔ ظہر کی نماز وہیں ادا کر کے ہم حضرت میاں صاحب شرقپوری کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اس وقت موصوف چار مولوی صورت اشخاص کے ساتھ دروازہ سے باہر کھڑے تھے۔ باوجودیکہ اس سے قبل میں نے انہیں کبھی نہ دیکھا تھا آپ کے نورانی چہرہ کو دیکھتے ہی پہچان لیا۔ اور السلام علیکم کہا۔ آپ نے نہایت خُلق سے وعلیکم السلام فرمایا۔ ہم دونوں اندر جا کر جنوبی دیوار کی طرف پشت کر کے شمال رویہ دو زانو بیٹھ گئے۔ پھر عقیدتمند اصحاب فرداً فرداً آنا شروع ہوئے۔ اور چند منٹ میں وہ کمرہ آدمیوں سے بھر گیا اور سب حلقہ کی صورت میں بیٹھتے گئے۔ آپ کا طریقہ یہ ہے کہ ہر شخص کے سامنے گھٹنوں سے گھٹنے ملا کر بیٹھ جاتے ہیں اور اس سے اس کا نام، مقام، تعلیم اور حاضر ہونے کا مقصد پوچھتے ہیں اور چونکہ آپ کی سماعت کمزور ہے اسلئے اپنا کان سائل کے منہ کے قریب

Marfat.com

کر دیتے ہیں تاکہ اسے آواز بلند کرنے کی دقت نہ ہو۔ ہر شخص کو اس کی استعداد و علم کے مطابق نصیحت فرماتے ہیں۔ چنانچہ میری موجودگی میں موصوف نے چند افراد کو جو کچھ نصائح فرمائیں یا تذکرہ ہوا وہ یہ ہے۔

۱۔ ایک شخص جو کسی گاؤں کا امام مسجد تھا نصیحت کا خواستگار ہوا۔ آپ نے فرمایا نماز کا ترجمہ یاد کرو۔ اور سوچ کر نماز پڑھا کرو۔ اور فقہ کی کتابیں۔ روشن دل۔ نجات المؤمنین۔ پکی روٹی وغیرہ کے مسائل کو ازبر کرو۔ پھر اس سے پوچھا تمہارے والدین زندہ ہیں؟ اس نے کہا والد فوت ہو چکا ہے اور والدہ زندہ ہے۔ آپ نے فرمایا ادب سے کہو کہ "والدہ صاحبہ زندہ ہیں" تم والدہ کی خدمت دل سے کرو اور اس کی تعظیم کا خیال رکھا کرو۔ تمہاری عبادت گھر ہی میں ہے۔ تمہیں کسی دوسرے کے پاس جانے کی کیا حاجت ہے۔

۲۔ ایک شخص نے عرض کیا مجھے بیعت فرمائیں۔ آپ نے پوچھا تمہاری سکونت کس جگہ ہے؟ اس نے کہا میانی ضلع سرگودھا۔ آپ نے فرمایا۔ تم للّٰہ شریف جا کر بیعت کرو۔ وہ تمہارے گاؤں سے قریب ہے۔

۳۔ ایک اور شخص نے بھی بیعت کی التجا کی۔ مگر آپ نے بیعت نہ کیا اور کسی اور بزرگ کا نام لے کر وہاں جانے کا حکم فرمایا۔

۴۔ ایک شخص کو پوچھا تمہارا پیر خانہ کہاں ہے؟ اس نے کہا جلالپور شریف۔ آپ نے فرمایا تم نے پیر حیدر شاہ صاحبؒ کی زیارت کی ہے؟ اس نے کہا

Marfat.com

نہیں۔ میں نے ان کے پوتے فضل شاہ صاحب کو دیکھا ہے اور انہیں کی بیعت ہوں۔ آپ نے پوچھا کیا وہ بھی اپنے دادا صاحب کے طریقہ پر ہیں؟ اس نے کہا جناب اسی طریقہ پر ہیں۔ اس پر آپ کی آنکھوں میں آنسو آگئے اور فرمایا پیر حیدر شاہ صاحبؒ کامل بزرگ تھے اور اپنے وقت میں لاثانی تھے۔

۵۔ ایک شخص آپ کے سامنے دوزانو ہو کر اور ہاتھ باندھ کر بیٹھا۔ آپ نے فرمایا۔ تم میرے سامنے اس طرح دست بستہ بیٹھے ہو۔ تو خدا تعالیٰ کے حضور میں کس طرح بیٹھو گے؟ یعنی ہاتھ خدا کی عبادت میں باندھے جاتے ہیں۔

۶۔ ایک شخص کی ڈاڑھی منڈی ہوئی تھی ویسے لباس اور شکل وصورت سے معزز معلوم ہوتا تھا۔ لیکن آپ اس کے سامنے بالکل نہ بیٹھے نہ اس سے کلام کیا اور اسے چھوڑ کر آگے بڑھ گئے۔

۷۔ ایک شخص نے قمیص پر واسکٹ پہنی ہوئی تھی۔ آپ نے اسے فرمایا، بھائی انگریزی فیشن کی کوئی چیز واسکٹ، کوٹ، پتلون، گرگابی اور بوٹ وغیرہ استعمال نہ کرنا چاہیئے۔ بلکہ متقدمین سلف کی روش اختیار کرنا چاہیئے جو شخص لا الٰہ الا اللہ محمدؐ رسول اللہ پڑھنے والا ہے اس کا لباس اور اس کی صورت اور شکل وشباہت سنت محمدیہ کے مطابق ہونا چاہیئے۔ جو شخص انگریز کی سنت کا پابند ہو گا۔ وہ ناقص الاسلام ہے وہ گویا لا الٰہ الا اللہ انگریز رسول اللہ کا معتقد ہے۔

Marfat.com

۸۔ اسی طرح سب حاضرین سے گفتگو فرماتے ہوئے میرے ہمراہی چوہدری رحمت خاں معروف آبادی کے سامنے آ بیٹھے اور پوچھا کہاں سے آئے ہو؟ اس نے جیسا کہ عام لوگوں کا طریقہ ہے کہ اگر کہیں دور جائیں تو اپنی سکونت بتانے میں کسی مشہور شہر یا قصبہ کا نام لے دیتے ہیں۔ کہدیا۔ جناب وزیر آباد سے آیا ہوں۔ آپ نے فرمایا ٹھیک بتاؤ۔ کہاں سے آئے ہو؟ اس نے کہا جناب وزیر آباد کے پاس ایک مشہور بستی دھونکل ہے وہاں سے آیا ہوں۔ آپ نے دوبارہ فرمایا۔ سچ بتاؤ کہاں سے آئے ہو؟ پھر اس نے کہا یا حضرت! دھونکل کے پاس ایک چھوٹا سا گاؤں معروف آباد کے نام سے مشہور ہے وہاں سے آیا ہوں۔ فرمایا "ٹھیک ہے"۔ میں کہتا ہوں کہ آپ کا سکونت کا بار بار پوچھنا کشف کی وجہ سے تھا۔ جب تک چوہدری نے صحیح سکونت نہ بتائی آپ صحیح بتانے کے لئے فرماتے رہے۔

پھر اس کو فرمایا تمہاری بیعت کہاں ہے؟ اس نے کہا حضرت نوشہ رحمۃ اللہ علیہ کے خاندان میں ایک بزرگ حضرت سید حافظ محمد شاہ ساہنپالی تھے ان سے بیعت ہوں۔

فرمایا: انہوں نے تم کو کیا کچھ بتایا ہوا ہے؟

کہا: یہی اللہ اللہ کرنا فرمایا ہوا ہے۔

فرمایا: ٹھیک ہے پھر تمہیں ہمارے پاس آنے کی کیا ضرورت تھی؟

کہا: دنیا دار لوگ مصیبتوں میں محبوس ہو کر بزرگوں کے پاس چلے جاتے ہیں تاکہ

Marfat.com

مصائب رفع ہو جائیں۔

فرمایا: خدا تعالیٰ کا ارشاد ہے مَا اَصَابَ مِنْ مُّصِیْبَۃٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰہ یعنی جو مصیبت بھی پہنچتی ہے اللہ تعالیٰ کے حکم سے پہنچتی ہے تو پھر ہمارے پاس آنے کا کیا مطلب؟

کہا: دعا کرانے کے لئے حاضر ہوا ہوں۔

فرمایا: نہ میں بزرگ ہوں۔ نہ مولوی ہوں، نہ فقیر ہوں، نہ ولی ہوں یعنی مجھ میں کوئی خصوصیت نہیں۔ اور خداوند تعالیٰ تو ہر ایک شخص کی دعا سُن لیتا ہے۔ اس کا حکم ہے اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ یعنی میں دعا کرنے والے کی دعا قبول کرتا ہوں جب وہ دعا مانگے۔

چوہدری نے کہا: یا حضرت! ہم آپ کو خدا کا مقبول بندہ سمجھ کر آئے ہیں۔ اس لئے آپ ہمارے حق میں ضرور دعا فرمائیں۔

آپ نے دعائے خیر کی۔ اور فرمایا ہم نے دعا تو مانگ دی۔ اب اس کی قبولیت خدا کے ہاتھ میں ہے۔ ہمارا اس میں کیا اختیار ہے؟

۹۔ اس کے بعد میرے (سیّد شرافت کے) سامنے تشریف لائے اور پوچھا تم کہاں سے آئے ہو؟

میں نے عرض کیا۔ درگاہ عالیہ حضرت نوشہ گنج بخش سے آیا ہوں۔ آپ حضرت نوشہ کا نام نامی سن کر بہت خوش ہوئے اور فرمایا حضرت نوشاہ عالی جاہ

Marfat.com

کا خاندان بغداد والے سرکارؒ کا خاندان ہے۔ یہ طریق تمام قادریہ طریقوں سے بہتر ہے۔ مگر تعجب ہے کہ باوجود صوفی و متشرع ہونے کے سماع سے بھی ذوق رکھتے ہیں کیا تم ان کی اولاد سے ہو؟

عرض کیا: جی ہاں

پھر تو آپ کی خوشی کی کچھ انتہا نہ رہی اور میرے ساتھ کمال لطف و مہربانی سے ہمکلام ہوئے اور ادب و تعظیم کو بھی ملحوظ رکھنے لگے۔ اور مجھے گفتگو میں لفظ "آپ" سے مخاطب کرنے لگے۔ مگر میں یہاں تحریر میں حضور کی زبان سے اپنے لئے لفظ "تُم" ہی استعمال کروں گا۔ تاکہ حدِ ادب قائم رہے۔

فرمایا: کس لئے یہاں آئے ہو؟

عرض کیا: آپ کی زیارت اور طلب ہدایت کے لئے۔

فرمایا: کچھ علم بھی پڑھا ہے؟

عرض کیا: شیخ سعدیؒ کی چند فارسی کتب پڑھی ہوئی ہیں۔

فرمایا: یہی ہدایت کے لئے کافی ہیں، دیکھو شیخ صاحبؒ نے پند نامہ کریما میں کیا اچھا فرمایا ہے ؎

منہ دل دریں دیر ناپائدار　　　　ز سعدی ہمیں یک سخن یاد دار

یہی بات اصل ہدایت ہے کہ انسان دنیا میں دل نہ لگائے۔ پھر میرے چہرہ پر نہایت محبت و شفقت سے دونوں ہاتھ پھیرنے لگے اور فرمایا۔ تم تفسیر مرادیہ

Marfat.com

جوار دو میں پارۂ عَمَّ یَتَسَآءَ لُوْنَ کی تفسیر ہے اور تواریخ حبیب آلہ جوار دو میں

حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوانح حیات ہیں۔ مطالعہ کیا کرو۔

پھر پوچھا: کہ میاں مردان علی صاحبؒ تمہارے کیا لگتے تھے؟

عرض کیا: جناب! میں حضرت نوشہ رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد سے ہوں اور وہ حضرت

پیر بچیار نوشہرودیؒ کی اولاد سے تھے۔

فرمایا: وہ یہاں شرقپور میں میاں ہرنی شاہؒ کے دربار پہ آیا کرتے تھے۔ عابد آدمی

تھے اور ذکر جہر کیا کرتے تھے۔

فرمایا: کبھی نوشہرہ والے صاحب درگاہ پیر یعنی دربار حضرت نوشہ گنج بخشؒ پر

بھی حاضر ہوتے ہیں؟

عرض کیا: کبھی کبھی حاضری دیا کرتے ہیں۔

فرمایا: اکثر اپنی پیری میں مصروف رہتے ہوں گے۔

اس قدر گفتگو کے بعد آپ اٹھ کھڑے ہوئے اور جملہ حاضرین کو فرمایا کہ مسجد کی

طرف چلو اور نمازِ عصر کے لئے تیاری کرو۔ چونکہ لوگ دور دور سے آئے ہوئے تھے اور

ہر ایک کی خواہش تھی کہ زیادہ سے زیادہ آپ کی مجلس کا شرف حاصل کریں۔ کیونکہ

؎ یک زمانہ صحبت با اولیا بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

اس لئے کوئی شخص مجلس سے نہ اٹھا۔ مگر چونکہ آپ کی طبیعت کثرت اختلاطِ

مخلوق سے محترز تھی۔ اس لئے آپ ہر شخص کو گھٹنوں اور بازوؤں سے پکڑ پکڑ کر اٹھانے

Marfat.com

لگے کہ مسجد میں چلو۔ جس وقت آپ، لوگوں کو اٹھا رہے تھے۔ اُس وقت آپ کی پشت ہماری طرف تھی۔ میں نے اپنے ہمراہی چوہدری رحمت خاں کو کہا کہ میاں صاحب سب لوگوں کو زبردستی اٹھا رہے ہیں۔ ہمارا مقصد زیارت اور نصیحت حاصل کرنا تھا وہ نعمت مل چکی لہذا ہمیں خود بخود ہی ان کے ارشاد کی تعمیل کرنا چاہیئے۔ چنانچہ ہم کھڑے ہو گئے۔ آپ نے جب مڑ کر دیکھا تو ہم کو کھڑے پایا اور آپ نے میرے سامنے کھڑے ہو کر اپنے دائیں ہاتھ سے میرا بایاں ہاتھ پکڑ کر طاقت سے نیچے کھینچ کر فرمایا

"بہہ جاؤ حضرت جی!"

میں حسب الحکم بیٹھ گیا اور میرا ساتھی بھی بیٹھ گیا۔ جب آپ سب لوگوں کو کمرہ سے رخصت کر چکے تو آپ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور سیڑھیوں پر چڑھتے ہوئے ہاتھ پکڑے ہی مجھے بالاخانے پہ لے گئے۔ وہاں ایک مسقف برآمدہ میں صف بچھی ہوئی تھی۔ اس پہ بٹھا دیا اور خود کمرہ سے ایک مترجم حمائل شریف اٹھا لائے۔ جس کے حاشیہ پر موقع بموقع کاغذ کی پرچیاں چسپاں تھیں۔ تاکہ آیات تلاش کرنے میں ورق گردانی کی دِقّت نہ ہو۔ جس آیت کی ضرورت ہو اسی جگہ کو فوراً کھول سکیں اور میرے زانوؤں سے زانو ملا کر بیٹھ گئے۔ چونکہ گرمیوں کا موسم تھا۔ خود ہی مجھے پنکھا کرنے لگے اور سلسلہ کلام شروع کرتے ہوئے پوچھا تمہارا کیا نام ہے۔

میں نے عرض کیا: میرا نام شریف احمد ہے۔

Marfat.com

فرمایا: نام تو اچھا ہے۔ کیا تم دو بھائی ہو؟

عرض کیا: جی ہاں۔

فرمایا: دوسرا چھوٹا ہے؟

عرض کیا: جی ہاں۔

فرمایا: دوسرے کا کیا نام ہے؟

عرض کیا: بشیر احمد [18]

فرمایا: تم دونوں بھائیوں کی باپ درویشی ہے۔ یعنی اپنے والد صاحب کی بیعت ہو؟

عرض کیا: جی ہاں۔

فرمایا: تمہارے والد صاحب کا کیا نام ہے؟

عرض کیا: حضرت شاہ غلام مصطفےٰ صاحب۔

فرمایا: نام تو سارے بہت اچھے ہیں۔

میں (شرافت) کہتا ہوں کہ آپ کا خود بخود بتانا کہ تم دو بھائی ہو اور دوسرا چھوٹا ہے اور تم دونوں والد کی بیعت ہو۔ یہ سب از راہ کشف تھا۔

پھر پوچھا: کیا تمہیں انہوں نے کوئی شغل بھی بتایا ہے؟

عرض کیا: بتایا ہوا ہے۔

فرمایا: ذکر خفی بتایا ہے یا ذکر جہر؟

Marfat.com

عرض کیا: ذکر خفی

فرمایا: یہ خاص شغل ہے اور ہمارا بھی یہی مسلک ہے۔ قرآن مجید میں ذکر خفی کا حکم ہے اُدْعُوْا رَبَّکُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْیَۃً یعنی خدا تعالیٰ کو عاجزی سے اور خفیہ پکارو۔ حمائل شریف سے یہ آیت نکال کر مجھے دکھائی۔

پھر پوچھا: اسم ذات کا ذکر بتایا ہے یا کلمہ طیبہ کا؟

عرض کیا: ذکر اسم ذات اللّٰہ

فرمایا: قرآن مجید میں بھی اسی کا حکم ہے۔ قُلِ اللّٰہُ ثُمَّ ذَرْھُمْ

پھر پوچھا: کوئی درود شریف بھی بتایا ہے۔

عرض کیا: درود شریف ہزارہ بتایا ہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ ذَرَّۃٍ مِّائَۃَ اَلْفَ اَلْفِ مَرَّۃٍ۔

فرمایا: یہ درود شریف اچھا ہے۔ خدا تعالیٰ کا ارشاد ہے صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا حدیثوں میں بے شمار فضائل درود شریف کے آئے ہیں۔

پھر فرمایا: تمہارے والد صاحب نے تم کو بہترین اشغال بتائے ہیں۔

پھر فرمایا: حضرت نوشہ صاحبؒ نے اولاد کو ذکر خفی بتایا ہے۔ اور مُریدوں کو ذکر جہر۔

میں نے عرض کیا: آپ بھی کچھ عنایت فرمائیں۔

فرمایا: تم تلاوتِ قرآن مجید اور درود مستغاث بلا ناغہ پڑھا کرو۔

Marfat.com

عرض کیا: میں روزانہ درود کبریت احمر۔ درود اکسیر اعظم۔ درود مستغاث
اسبوع شریف۔ دلائل الخیرات پڑھا کرتا ہوں۔

آپ نے یہ سن کر ازراہ کمالِ شفقت جلدی سے مجھے گلے لگا لیا اور فرمایا: یہ وظائف بہت اچھے ہیں۔ لیکن منجملہ ان کے درود مستغاث ضرور پڑھا کرو۔ صفائی قلب ہوگی۔ نیز درود شریف خضری صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمْ بھی پڑھا کرو اور ہر وظیفہ کے اول و آخر نماز والا درود شریف پڑھ لیا کرو۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ، کیونکہ یہ حدیث شریف سے ثابت ہے۔

پھر فرمایا: ذکر پاس انفاس کیا کرو۔ ہر سانس کی آمد و رفت کے ساتھ اسم ذات اللہ جاری رکھو اور اسم اللہ جلی قلم سے لکھ کر اس کا تصور بھی کیا کرو اور ایسا سمجھ کہ اسم ذات گویا تمہارے دل پر لکھا ہوا ہے۔ ان دونوں باتوں پر مواظبت کرنے سے ایک وقت ایسا آئے گا کہ تمہیں ہر ایک چیز سے اللہ کا جلوہ دکھائی دے گا۔ اور ہر طرف اللہ ہی اللہ مشہود ہوگا۔ پھر آپ اپنے پاس والی چیزوں کو انگلی لگا لگا کر فرمانے لگے کہ یہ بھی اللہ نظر آئے گا۔ یہ بھی اللہ نظر آئیگا۔ حتیٰ کہ (پاپوش) کو ہاتھ لگا کر فرمایا۔ یہ بھی اللہ نظر آئے گا اور میرا بایاں ہاتھ پکڑ کر فرمایا یہ بھی اسم اللہ ہے۔

Marfat.com

خنصر (چھوٹی انگلی) الف

بنصر (ساتھ والی انگلی) لام اول

وسطیٰ (درمیانی انگلی) لام دوم

شہادت والی انگلی
ابہام (انگوٹھا) } دونوں مل کر ہ

یہ تمام پنجہ مکمل اسمِ اللہ ہے اسے دیکھتے رہا کرو۔

پھر فرمایا: اللہ تعالےٰ کی ایسی یاد کرو کہ کسی کو معلوم نہ ہو سکے۔ اپنے چہرہ پر کپڑا ڈال کر لیٹ جاؤ اور خدا کے ذکر میں مشغول ہو جاؤ۔ لوگوں کو بظاہر ایسا معلوم ہو کہ تم سو رہے ہو اور تم اپنا کام برابر کئے جاؤ۔

اور فرمایا: اگر راستے میں چلو تو اپنا دایاں قدم اٹھاتے وقت اللّٰہ اور بایاں قدم اٹھاتے وقت ھُو پڑھتے جاؤ۔ اسی طرح ہر حالت میں بیٹھے۔ اُٹھے۔ چلتے۔ لیٹے۔ سفر اور حضر میں اللّٰہ کا ذکر کئے جاؤ۔ ارشاد باری تعالےٰ ہے فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ۔

اس کے بعد آپ نے مجھ کو اجازت دے دی اور رخصت فرمایا، جب میں جانے کے لئے اٹھ کر کھڑا ہو گیا، تو آپ نے دوبارہ بٹھا لیا، اور

فرمایا: پرانے زمانے کی تصنیف شدہ کتابیں پڑھا کرنا اور زمانہ حاضرہ کی نئی

Marfat.com

کتابوں سے اجتناب کرنا۔ اگرچہ دینی کتب ہی کیوں نہ ہوں۔ع

ع حضرت میاں صاحبؒ نے نہایت عمدہ نصیحت فرمائی۔ نئے مصنفین کی کتابیں پڑھ پڑھ کر آج لوگ الحاد کا شکار ہو چکے ہیں (مصحح)۔

عرض کیا: آپ نے تفسیر مرادیہ اور تواریخ حبیب آلہ کے مطالعہ کا حکم فرمایا ہے میرے کتب خانہ میں پرانی تفسیروں میں سے تفسیر حسینی اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سوانح حیات پر مشتمل کتب میں سے معارج النبوۃ موجود ہے۔ اس کے متعلق آپ کا کیا ارشاد ہے؟

فرمایا: وہ تو فارسی زبان میں ہیں۔ کیا تم فارسی پڑھ سکتے ہو؟

عرض کیا: جی ہاں۔

فرمایا: تم نے تو کہا تھا کہ میں نے شیخ سعدیؒ کی کتابیں پڑھی ہوئی ہیں۔

عرض کیا: جناب میں نے شیخ سعدیؒ۔ شیخ عطارؒ۔ مولانا جامیؒ اور مولانا نظامیؒ کی درسی کتابیں ساری پڑھی ہوئی ہیں اور فارسی کتب بڑی اچھی طرح پڑھ سکتا ہوں۔

آپ یہ سن کر بے حد خوش ہوئے اور مجھے دوبارہ اپنے سینے سے لگا لیا۔ اور فرمایا "واہ وا نام بھی شریف ہے اور ماں نے جنا بھی شریف ہی ہے" اور فرمایا تم تفسیر حسینی اور معارج النبوۃ ہی مطالعہ کیا کرو۔ ان کے مصنفین عاشقانِ ذات محمدیہ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے تھے۔ ان کی موجودگی میں دوسری کتابوں (یعنی تفسیرِ مرادیہ اور تواریخ حبیب آلہ) کی کوئی ضرورت نہیں۔ یہ بڑی مقبول کتابیں ہیں۔ لیکن

S3434

Marfat.com

یہ یاد رکھو کہ معارج النبوۃ کا خاتمہ پہلے پڑھ لینا۔ پھر اول سے آخر تک ساری کتاب مطالعہ کرنا۔

اس کے بعد آپ نے دوبارہ مجھے اجازت دی اور رخصت فرمایا۔ جب میں اٹھ کھڑا ہو۔ تو آپ نے فرمایا پھر ذرا بیٹھ جاؤ۔ میں حسب الارشاد بیٹھ گیا۔ آپ مجھے پنکھا کرتے اور میرے زانوؤں کو دباتے۔ مجھے نہایت شرمساری لاحق ہوتی۔ ہرچند میں نے کوشش کی کہ آپ سے پنکھا لے لوں۔ مگر آپ نے نہ دیا اور مجھے پھر سے نصیحتیں کرنا شروع کیں۔

فرمایا: قرآن مجید سب لوگوں کی ہدایت کے لئے نازل ہوا ہے ہر طرح کی ہدایات ونصائح اس میں موجود ہیں۔ ہمارے پاس بھی یہی کلام اللہ اور احادیث نبوی موجود ہیں۔

اور فرمایا: بغداد والی سرکار (غوث الاعظمؒ) کا ارشاد ہے۔ دو کام تمام اعمال سے بڑھ کر ہیں۔ حلال کھانا اور سچ بولنا۔

اور فرمایا: دو چیزوں کا یاد رکھنا۔ انسان کو کمال رتبہ تک پہنچا دیتا ہے۔ ایک اپنے گناہ کو نہ بھولنا۔ دوسرا خدا کو یاد رکھنا۔

اور فرمایا: اگر ایک شخص غیر شرع ہو اور بھنگ، چرس وغیرہ کا استعمال کرتا ہو اور صاحب خوارق وکرامات ہو۔ بخلاف اس کے کوئی دوسرا شخص صرف عامل بالسنت اور پابند شریعت ہو اور کوئی کرامات نہ رکھتا ہو تو وہ بوجہ اتباع نبی کریم صلی اللہ علیہ

Marfat.com

وسلم اس پہلے صاحب کرامت سے افضل ہے۔

اور فرمایا: ڈاڑھی منڈانا یا ترشوانا اور مونچھیں دراز رکھنا منع ہے۔

اور فرمایا: انسان جس طرح اپنے نفس کی خاطر خدا تعالےٰ پر ناراض ہوا کرتا ہے۔ اگر اسی طرح خدا کی خاطر اپنے نفس پر رنجیدہ ہوا کرے تو کیا ہی اچھا ہو۔ کیا کبھی کسی نے ایسا کیا ہے؟

اور فرمایا: درویشوں کے تمام خاندان خواہ قادری ہوں یا چشتی۔ نقشبندی ہوں یا سہروردی اصل میں سب ایک ہی ہیں۔ ان میں کوئی بھی حقیقت کے خلاف نہیں سب کی فضیلت یکساں سمجھنا چاہیئے۔ یہ کوئی شیعہ۔ وہابی یا مرزائی تو نہیں کہ ان میں سے کسی کو اچھا یا بُرا سمجھا جائے۔

میں (سید شرافت) کہتا ہوں کہ جب ہم آپ کی زیارت کے لئے جا رہے تھے تو شاہدرہ کے قریب ریل پر اثنائے کلام میں میں نے کہا تھا کہ حضرت میاں صاحب شرقپوری مدظلہ۔ نقشبندی خاندان سے ہیں۔ کیا اچھا ہوتا کہ آپ سلسلہ قادریہ میں ہوتے جو سب سلسلوں سے افضل ہے۔ یہ آپ کا کشف جلی ہے کہ آپ نے میرے ضمیر سے آگاہ ہو کر خود بخود اس کا جواب فرما دیا۔ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سچ فرمایا ہے۔ اِتَّقُوْا فِرَاسَۃَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّہٗ یَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰہِ۔

یہی گفتگو ہو رہی تھی کہ آپ کے ایک درویش حاجی عبدالرحمٰن صاحب جو معمر اور امرد ہیں۔ وہ ایک گڈوی میں لسی کھانڈ اور برف ڈال کر لے آئے۔ حضرت میاں

Marfat.com

صاحبؒ نے اس میں سے ایک گلاس بھر کر اپنے مبارک ہاتھ سے مجھے عنایت فرمایا جو میں نے پی لیا۔ پھر ایک گلاس چوہدری رحمت خاں کو جو میرا ساتھی نیچے والے کمرہ میں بیٹھا تھا حاجی صاحب کے ہاتھ بھیجا اور انہیں فرمایا کہ ہمارے لئے سادہ پانی کا ایک گلاس لانا۔ چنانچہ وہ پانی کا گلاس لے آئے اور آپ پینے لگے۔ جب آپ نصف گلاس پی چکے تو میرے دل میں خیال آیا کہ اگر آپ اپنا "جوٹھا" پانی مجھے عنایت فرمائیں تو میرے لئے نہایت سعادت کا موجب ہو۔ اِدھر مجھے خیال آیا۔ اُدھر اُسی وقت آپ نے اپنے منہ سے گلاس ہٹا لیا اور فرمایا کہ مجھ سے بڑی غلطی ہوئی۔ تم بزرگوں کے خاندان سے ہو۔ میں نے پہلے دو۲ تین۳ گھونٹ تم کو پانی پلا لینا تھا اور تمہارا "جوٹھا" خود پینا تھا مگر خیر اب بھی دو تین گھونٹ پی لو۔ اور مجھے اپنا "جوٹھا" کر کے دو۔ یہ کہہ کر آپ نے گلاس میرے منہ کے ساتھ لگا دیا۔ پہلے تو میں بے ادبی کے خوف سے جھجکا لیکن پھر معلوم ہوا کہ آپ نے کشفِ قلبی سے میرا ارادہ معلوم کر لیا ہے۔ میں نے اس میں سے تین گھونٹ پی لئے۔ تو آپ نے گلاس میرے منہ سے ہٹا لیا اور خود پی گئے۔ اور فرمایا لو ہم نے "جوٹھا" پی لیا۔

جب اس قدر گفتگو ہو چکی تھی تو ایک سِکھ جو نیچے کے کمرہ میں حاضرینِ مجلس میں شامل تھا اور آپ کے ارشادات سن چکا تھا۔ وہ حاضر ہوا۔ اور عرض کیا کہ حضور مجھے حلقہ اسلام میں داخل فرمائیں۔ مجھے آپ کا دین بہت سچا ثابت ہوا ہے۔ آپ نے اپنے درویش حاجی عبدالرحمٰن صاحب کو فرمایا اس کو خلوت میں لے جا کر اس کے

Marfat.com

خیالات معلوم کرو۔ اگر دل سے حقانیت اسلام کا معترف ہے تو اس کو مسلمان کریں ورنہ نہیں۔

اس کے بعد آپ نے مجھے فرمایا۔ ہر وقت خدا تعالےٰ کو یاد رکھو کسی وقت نہ بھلاؤ۔ پھر مولانا نظامی گنجوی کے یہ اشعار پڑھے۔

ے

چو اول شب آہنگ خواب آورم — بہ تسبیح نامت شتاب آورم

چو در نیم شب سر بر آرم ز خواب — ترا خوانم و ریزم از دیدہ آب

وگر بامداد دست راہم بہ تست — ہمہ روز تا شب پناہم بہ تست

اس کے بعد آپ نے مجھے پھر اجازت دی اور رخصت کیا۔ اور پوچھا: اب آج کہاں جاؤ گے۔؟

میں نے عرض کیا: یہاں شرقپور میں دربار حضرت شاہ مراد لونشاہی پر رات بسر کریں گے۔

فرمایا: ان کے خاندان میں بزرگی میاں الٰہی بخش صاحبؒ تک چلی آئی ہے اب تو راگ رنگ کے شائق رہ گئے ہیں۔ ؎

پھر آپ نے میرے ساتھ مصافحہ کیا اور اجازت دی۔ اور

؎ یہ حضرت میاں صاحبؒ کا اپنے معاصرین کے متعلق مقولہ ہے۔ ورنہ بعد میں بھی کئی بزرگ اس خاندان میں گذرے ہیں۔ مثلاً میاں غلام مصطفےٰ صاحب اور میاں نیک محمد صاحب وغیرہ (مصحح)

Marfat.com

فرمایا: تم بزرگوں کے خاندان سے ہو ہمیں چاہئے تھا کہ تمہیں کچھ ہدیہ بھی دیتے،
میں نے عرض کیا: عالیجاہ آپ کی نگاہ شفقت ہزاروں ہدیوں سے بڑھ کر ہے
آپ خاکسار پر نظر رحمت رکھیں۔

چنانچہ میں الوداعی سلام کر کے رخصت ہوا۔ رات کو شرقپور ہی میں قیام رکھا۔
دوسرے روز ہم دونوں ہمراہی بذریعہ ریل واپس آگئے اور بمقام سرانوالی (ضلع گوجرانوالہ)
اپنے والد بزرگوار مدظلہ العالی کی خدمت اقدس میں پہنچے۔

میں نے حضرت میاں صاحب شرقپوری دام فیضہ کا طریقہ دیکھا ہے کہ جس نے ڈاڑھی منڈائی
ہو اس سے خفگی و ناراضی سے پیش آتے ہیں۔ ہر امر میں شریعت کا بہت زیادہ پاس رکھتے
ہیں۔ طریقہ نقشبندیہ میں آپ نہایت عزیز الوجود منکسر المزاج، با اخلاص اور سادہ
طبیعت ہیں۔ تصنع اور تکلف نام کو نہیں ہے۔ تکبر اور ریا سے نفور اور مخالفین سنت کے
حق میں غیور۔ ہر شخص کی استعداد علمی کے مطابق اسکو نصیحت فرماتے ہیں۔ سالک مجذوب
ہیں خصائل واطوار میں عجیب۔ چہرہ مبارک پر درود شریف کے انوار درخشاں۔ دنیا سے دل
برداشتہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا آپ مسافر ہیں۔ طہارت و نظافت پسند، رُخ پر نور
سے قدرتی رعب و جلال کا یہ عالم کہ بڑے بڑے امراء و روساء کو بھی سامنے گفتگو کرنے
کی جرأت نہیں ہو سکتی۔

ہیبتِ حق ست ایں از خلق نیست — ہیبت ایں مرد صاحب دلق نیست

Marfat.com

آپ کے جسم مبارک سے ایک ایسی خوشبو آتی تھی جو عطریات سے بڑھ کر تھی۔ جب آپ نے مجھے سینہ سے لگایا تو میرے جسم سے بھی وہی خوشبو آنے لگی جو دوسرے دن تک محسوس ہوتی رہی اور میں حیران تھا کہ یہ کیسی اعلیٰ خوشبو ہے۔

میں نے چاہا کہ آپ کی ہدایات و نصائح کو قلمبند کر کے محفوظ کر لوں تاکہ میرے لئے اور ہر ایک طالب حق کے لئے مشعل راہ ہدایت کا کام دیں۔ سو انہیں کو تحریر کر کے بنام کلماتِ قدسیہ المشہور بہ فیض نقشبندیہ موسوم کیا اور دسویں محرم الحرام ۱۳۴۶ھ کو یعنی زیارت سے چھ روز بعد مکمل کیا۔

اللہ تعالیٰ آپ کو عمر خضر عطا فرمادے اور طالبانِ صادق آپ کے فیض سے مستفیض ہوتے رہیں اور مجھ کو بطفیل انبیائے کرام و اولیائے عظام مع میرے احباب و مریدین و متعلقین راہِ ہدایت پر قائم رکھے۔ اور خاتمہ بالایمان ہو۔ امین۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ رسول خیر خلقہٖ محمد و آلہ و اصحابہٖ اجمعین۔ برحمتک یا ارحم الرٰحمین،

تکملہ

بعض مزید واقعات جو حضرت میاںصاحب سے تعلق رکھتے ہیں

(۱)

جب میں حضرت میاںصاحبؒ شرقپوری کی زیارت سے مشرف ہو کر واپس آیا تو

Marfat.com

سائیں فرمان علی خیر کتوی جو میرے جد امجد حضرت سید حافظ محمد شاہ نوشاہیؒ کا خلیفہ صادق ہے اور مجذوب اطوار ہے۔ اس نے وہ تمام اشغال و وظائف جو آپ نے مجھے فرمائے تھے۔ وہ بطور خود ہی بتا دیئے۔ جس سے معلوم ہوا کہ درویشوں کے اسرار درویش ہی جانتے ہیں اور ان کا روحانی تعلق ایکدوسرے سے باہم مربوط ہوتا ہے۔

(۲)

اس ملاقات کے ایک سال دو ماہ بعد ۳ ربیع الاول ۱۳۴۷ھ کو حضرت میاں شیر محمد صاحب شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہوا۔ چنانچہ اس کے بعد کئی مرتبہ زیارت روضہ اطہر اور شمولیت عرس شریف سے مشرف ہو چکا ہوں اور خواب میں بھی آپ کے دیدار سے فیضیاب ہوا ہوں۔ اس لئے مجھ کو آپ سے روحانی نسبت ہے۔

(۳)

بدھ کی رات ۲۷ رمضان المبارک ۱۳۶۷ھ یعنی لیلۃ القدر کو میں شہر گجرات محلہ مستریاں میں مستری اللہ دتہ ترکھان کے مکان کی چھت پر سویا ہوا تھا کہ خواب میں مجھ کو حضرت میاں شیر محمد رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت فیض بشارت ہوئی۔ آپ نے میرے ساتھ مصافحہ کیا اور مجھ کو بیعت کیا اور سورۂ یٰسین پڑھنے کی اجازت عطا فرمائی۔

صوفیہ کی اصطلاح میں خواب کی بیعت کو روحی بیعت کہتے ہیں۔

(۴)

ہفتہ کی رات ۲۸ جمادی الاولیٰ ۱۳۶۹ھ کو میں بمقام وایانوالی ضلع شیخوپورہ

Marfat.com

عبداللہ[22] ولد جلال تارڑ کے گھر سویا ہوا تھا۔ خواب میں مجھ کو حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت ہوئی۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ تم روزانہ تین ہزار مرتبہ درود شریف کا وظیفہ کیا کرو۔

(۵)

مولوی حکیم مظفر حسین[23] قریشی فاروقی ساکن اجنکے ضلع گوجرانوالہ نے میرے سامنے بیان کیا کہ میں جن ایام میں شرقپور جا کر حضرت میاں شیر محمد صاحب شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کا مرید ہوا۔ تو میں نے دیکھا کہ آپ کی مسجد کے محراب پر لکھا تھا۔ یا شیخ عبد القادر شیئاً للہ۔ اس وقت تو میں پوچھنے کی جرأت نہ کر سکا۔ لیکن یہ خدشہ میرے دل میں رہا اور واپس چلا آیا۔ اس کے بعد دوبارہ اِس مسئلہ کو دریافت کرنے کے لئے جب میں شرقپور گیا۔ تو اس وقت آپ سرہند شریف گئے ہوئے تھے۔ میری ملاقات نہ ہو سکی۔ چنانچہ گھر آ کر میں نے بذریعہ مکتوب استفسار کیا حضرت موصوف نے میرے اسی خط کے پشت پر مختصر الفاظ میں جواب لکھ بھیجا۔ جس سے مجھے اطمینان ہو گیا اور میں نے وہ مکتوب تبرکاً محفوظ کر لیا۔ اس کے بعد میری آپ کے ساتھ خط و کتابت رہی۔ اگرچہ آپ زیادہ خط لکھنے کو پسند نہیں فرماتے تھے۔ مگر چند مکاتیب آپ کے میرے عرائض کے جواب میں آتے رہے۔ جنہیں میں نے حرز جان سمجھ کر اپنے پاس محفوظ رکھا ہوا ہے۔ اور اولاد کو بھی وصیت کروں گا کہ اس خزینہ بے بہا کو محفوظ رکھیں۔

Marfat.com

فائدہ

اب جبکہ یہ رسالہ "کلمات قدسیہ" شائع کرنے کا خیال پیدا ہوا۔ تو میرے دوستوں مولانا محمد لطیف زار بی اے اور حاذق الاطبا جناب حکیم محمد موسیٰ امرتسری نے فرمایا کہ اگر حضرت میاں صاحب کا وہ اصل خط حاصل ہو جاوے تو اس کا عکس تبرکاً شامل کیا جائے۔ چنانچہ ۲۲ رمضان المبارک ۱۳۹۱ھ کو ہم حکیم مظفر حسین صاحب کے بیٹے حکیم حاجی مشتاق احمد فاروقی کے پاس قصبہ احمد نگر ضلع گوجرانوالہ میں پہنچے۔ میرے ساتھ عزیزم قاری محمد اسلم سلیم نوشاہی مریدکی والے بھی تھے۔ حکیم صاحب سے مکتوب کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا۔ کہ حضرت میاں صاحب شرقپوریؒ کے چھ ۶ عدد مکاتیب میرے پاس محفوظ ہیں۔ جو آپ نے میرے والد ماجد حکیم مظفر حسین کی طرف بھیجے تھے۔ چنانچہ ہماری التماس پر انہوں نے وہ خطوط ہم کو دیئے اور یہ وعدہ لیا کہ ان کا فوٹو لے کر۔ یہ بعینہٖ مجھے واپس کرنا ہوں گے۔ ہم نے وعدہ کیا کہ ان کا عکس لے کر واپس کر دیں گے۔ چنانچہ ان کے اصل خطوط واپس کر دیئے ہیں۔

Marfat.com

حواشی۔ رسالہ "کلماتِ قدسیہ"

۱

اعلیٰ حضرت مولانا سید غلام مصطفےٰ صاحبؒ المتخلص بہ نوشاہی قدس سرہ ۲۷ جمادی الاخریٰ ۱۳۰۷ھ کو پیدا ہوئے۔ مولوی شیخ احمد حنفی دھریکانی متوفی ۱۳۲۹ھ سے تعلیم ظاہری پائی۔ اپنے والد ماجد حضرت سید حافظ محمد شاہ صاحب نوشاہی قدس سرہ سے بیعت ہوئے اور خلافت پائی۔ قطب الاقطاب۔ فرد الاحباب شیخ الاسلام حضرت شاہ حاجی محمد نوشہ گنج بخش قادری قدس سرہ العزیز کی اولاد امجاد سے اپنے اقران میں علم و فضل و معرفت و کرامت میں فائق تھے۔ زہد و عبادت و ریاضت میں بلند پایہ تھے۔ فارسی۔ اردو اور پنجابی زبان کے شاعر تھے۔ بیسیوں کتابیں عیون التواریخ انوار نوشاہی۔ مکتوبات نوشاہی۔ دیوان نوشاہی۔ غزلیات نوشاہی۔ نوشاہی نامہ، تفسیر نوشاہی۔ (سورۃ مزمل کی تفسیر) وغیرہ آپ کی تصنیف سے موجود ہیں۔ ۱۸ شوال ۱۳۸۴ھ کو بعمر ستتر سال وفات پائی۔ قبر ساہن پال شریف ضلع گجرات میں ہے۔

۲

سائیں فرمان علی درویشؒ والد کا نام نور خاں ولد شمس خاں قوم چھبہ راجپوت سے موضع خیر کتو۔ ضلع گجرات کے رہنے والے تھے۔ حضرت سید حافظ محمد شاہ صاحب

Marfat.com

نوشاہی ساہنپالوی قدس سرہ کے مرید راسخ الاعتقاد تھے۔ مجذوب سالک۔ صاحب
کشف تھے۔ ایک بار پہاڑوں میں جا رہے تھے کہ راستہ میں شیر بیٹھا تھا۔ آپ نے اسے
فرمایا میں حضرت غوث اعظمؒ کا مرید اور حضرت نوشہ گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کا فقیر ہوں
تو اللہ کا شیر ہے۔ مجھے راستہ دے دے۔ شیر راستہ سے اٹھ کر چل دیا اور آپ آگے گذر گئے
آپ نے گھر بار چھوڑ کر اپنے مرشد ارشد کی خدمت میں عمر گذار دی۔ بعمر اکیسو دس سال
یکم ذیقعدہ ۱۳۶۸ھ کو انتقال کیا۔ ساہنپال شریف گورستان نوشاہی میں دفن ہوئے۔

۳

سائیں خدا بخش فقیرؒ والد کا نام محمد بخش۔ آبائی وطن موضع وڑائچانوالہ ضلع گجرات
تھا۔ ۱۳۱۷ھ میں پیدا ہوئے۔ اعلیٰ حضرت سید غلام مصطفےٰ صاحب نوشاہیؒ کے مرید و
خلیفہ تھے۔ پنجابی زبان کے بہترین شاعر تھے۔ بذلہ گو، لطیفہ سنج، خوش مزاج تھے
عمر کے آخری چھ سال اپنے مرشد برحق کی خدمت میں گزارے۔ قصہ آپ بیتی اور کچھ
سی حرفیاں اور کافیاں آپکی یادگار موجود ہیں۔ بعمر بتیس ۳۲ سال ۱۳۴۹ھ میں انتقال کیا اور
ساہنپال شریف گورستان نوشاہی میں دفن ہوئے۔

۴

چوہدری رحمت خاں کے والد کا نام الٰہی بخش ولد سرداوار قوم وڑائچ تھا۔ آبائی
گاؤں معروف آباد ضلع گوجرانوالہ تھا۔ لیکن جب ساندر بار آباد ہوئی تو وہاں زمین
حاصل کی اور ونوٹیاں والی ضلع شیخوپورہ میں عمر گزار دی۔ آپ حضرت سید حافظ محمد شاہ

Marfat.com

صاحب نوشاہی قدس سرہ کے صادق الاعتقاد مریدوں سے تھے۔ نماز پنجگانہ اور نوافل تہجد اوراد و ظائف کے پابند تھے۔ سو سال کے قریب عمر پائی۔ ۱۵ ذیقعدہ ۱۳۷۳ھ میں انتقال کیا۔ قبر دنوٹیانوالی میں ہے۔

۵

چوہدری الٰہی بخش کے والد کا نام سزادار ولد حسن محمد تھا۔ قوم کے وڑائچ تھے۔ معروف آباد ضلع گوجرانوالہ کے رہنے والے تھے۔ حضرت سید حافظ محمد شاہ صاحب نوشاہی ساہنپالوی کے خاص مریدوں سے تھے۔ شریعت کے پابند صاحب عبادت و ریاضت تھے۔ سخاوت میں یکتا۔ خدا کے مقبول بندوں سے تھے ۱۳۲۸ھ میں بمقام دنوٹیانوالی ضلع شیخوپورہ وفات پائی اور وہیں دفن ہوئے۔

۶

حضرت سید حافظ محمد شاہ نوشاہی کے والد ماجد کا نام سید محمد امین (المتوفی ۱۳۱۰ھ) ابن سید حافظ قل احمد پاکذات نوشاہ ثانی (المتوفی ۱۲۸۶ھ) تھا۔ آپ ۱۲۸۱ھ میں پیدا ہوئے۔ علوم ظاہری و باطنی میں یکتائے زمانہ اور اٹھائیس علوم و فنون کے عالم و اور ماہر تھے۔ کتاب الفوائد اور فہرست تفسیر حسینی اور روزنامچہ محمد شاہی۔ مجربات محمد شاہی وغیرہ آپ کی تصانیف سے مخطوطات کی صورت میں موجود ہیں۔ میں نے آپ کے حالات میں ایک ضخیم کتاب بنام تذکرہ محمد شاہی تالیف کی ہے۔ آپ کی وفات بعمر چھپن ۵۶ سال ۲۲ محرم ۱۳۳۷ھ کو ہوئی۔ قبر منور ساہنپال شریف گورستان نوشاہی میں ہے

Marfat.com

۷

حضرت حاجی نواب علی نوشہرویؒ۔ والد کا نام میاں میراں بخش ولد میاں سلطان بالاؒ تھا۔ حضرت شیخ پیر محمد سچیار نوشاہی نوشہرویؒ کی اولاد سے اپنے وقت میں سجادہ نشین تھے۔ حرمین الشریفین۔ زادھما اللہ تشریفاً و تکریماً کے حج کی سعادت حاصل کی۔ کربلا، نجف اشرف اور بغداد شریف کی زیارتوں سے مشرف ہوئے آپ کا سفرنامہ میں نے بنام زینۃ الاوراق سفرنامہ عراق مرتب کیا ہے۔ آپ بڑے متشرع علم دوست تھے۔ نماز با جماعت ادا کیا کرتے۔ ۱۳۵۸ھ میں وفات پائی۔ نوشہرہ شریف متصل جلالپور جٹاں۔ ضلع گجرات، گورستان سچیاری میں دفن ہوئے۔

۸

حضرت شاہ مراد شرقپوریؒ قوم وڑائچ سے چوپالہ ضلع گجرات کے رہنے والے تھے حضرت شیخ پیر محمد سچیار نوشاہی نوشہرویؒ کے اکابر خلفاء سے تھے۔ پیر روشن ضمیر کے حکم سے شرقپور تشریف لے گئے اور خلق خدا کو اپنے فیضان سے نوازا۔ ایک سو دس سال کی عمر میں ۱۱۷۶ھ میں انتقال کیا۔ روضہ اطہر شرقپور شریف ضلع شیخوپورہ میں شہر کے اندر ہے۔

۹

حضرت میاں نیک محمد صاحب شرقپوری سلمہ اللہ والد ماجد کا نام میاں روشن دین ولد میاں غلام مصطفےٰ قادری نوشاہیؒ تھا۔ میاں صاحب موصوف صاحب علم و فضل

Marfat.com

اور نامور طبیب ہیں۔ اور حرمین الشریفین کے حج کی سعادت سے مشرف ہو چکے ہیں۔
تادم تحریر یعنی ۱۳۹۰ھ میں بعمر یکصد سال تقریباً شرقپور میں موجود ہیں اور درگاہ حضرت
شاہ مراد نوشاہیؒ کے سجادہ نشین ہیں۔ کتاب وظائف مصطفائی چھپوا کر فی سبیل اللہ تقسیم
کی ہے۔ سلمہُ اللہ تعالےٰ

نوٹ:- افسوس کہ آپ ۱۹ اپریل ۱۹۷۰ء بروز بدھ وفات پا گئے۔ اب انکے فرزند
ارجمند صاحبزادہ نور محمد نصرت نوشاہی سجادہ نشین اور صاحب علم وفضل مبلغین اسلام
سے ہیں اور خاندان نوشاہی کے اکابر سجادہ نشینوں سے ہیں۔

۱۰

مولوی محمد حیات ولد میاں غلام رسول صاحب جامع مسجد شرقپور کے متولی و
خطیب رہے۔ نوشاہی خاندان کے حالات میں کتاب فیض مصطفائی المعروف بہ
گلزار نوشاہی ۱۳۴۵ھ میں شائع کی۔ آجکل ۱۳۹۰ھ میں بمقام کرشن نگر لاہور سکونت
رکھتے ہیں۔ سلمہُ اللہ تعالیٰ

۱۱

حضرت پیر حیدر شاہ ولد سید جمعہ شاہ بخاری چشتیہ سلسلہ میں حضرت خواجہ
شمس الدین سیالویؒ (المتوفی ۱۳۰۰ھ) کے اکابر خلیفوں سے تھے۔ چشتیہ نظامیہ سلسلہ
کو آپ کے وجود مسعود سے بہت فروغ ہوا۔ آپ کے تفصیلی حالات کتاب "ذکر حبیب"
میں موجود ہیں۔ آپ نے ۶ جمادی الاخری ۱۳۲۶ھ کو انتقال کیا اور اپنے گاؤں جلالپور
کیکناں ضلع جہلم میں دفن ہوئے۔

Marfat.com

۱۲

سیّد ابوالبرکات محمد فضل شاہ ولد سیّد مظفر شاہ ولد سیّد حیدر شاہ چشتی نظامی جلالپوری اپنے دادا کے مرید و سجادہ نشین تھے۔ آپ نے ایک تحریک بنام "حزب اللہ" جاری کی تھی جلالپور کیکناں ضلع جہلم میں سکونت رکھتے تھے۔ میں نے آپ سے ملاقات کی ہے اور وہ سارا واقعہ رسالہ "فیض چشتیہ (فارسی) میں تحریر کیا ہے۔ آپ نے ۱۳۸۶ھ میں انتقال کیا۔

۱۳

حجۃ اللہ علی العالمین، شیخ الاسلام والمسلمین حضرت شاہ حاجی محمد نوشہ گنج بخش قدس سرہٗ سادات علوی میں سے۔ حاجی الحرمین سیّد علاؤ الدین غازیؒ کے فرزند سعادتمند تھے۔ یکم رمضان ۹۵۹ھ میں بعہد اسلام شاہ ولد شیر شاہ سوری پیدا ہوئے۔ مادر زاد ولی اللہ تھے۔ سلسلہ قادریہ میں حضرت سخی شاہ سلیمان نوری بھلوالی (المتوفی ۱۰۱۲ھ) سے بیعت کی اور خلافت و اجازت سے مشرف ہو کر نوشہرہ تارڑاں کو دار الارشاد بنایا۔ جو بعد میں آپ کے زمانہ حیات میں آپ کے حکم سے بنام "ساہن پال" آباد اور مشہور ہوا۔ آپ نے تبلیغ میں وہ مقام حاصل کیا جو آپ کے معاصرین میں سے کسی کو کم حاصل ہوا ہوگا۔ دو لاکھ کفار آپ کے ہاتھ پر مشرف بہ اسلام ہوئے۔ کشف و کرامات اور خوارق و تصرفات آپ کے قوی تھے "نوشاہی خاندان" آپ سے جاری ہوا جو ممالک بعیدہ تک پھیلا ہوا ہے۔ آپ نے بعمر ایک سَو پانچ سال ۸ ربیع الاول ۱۰۶۴ھ کو بعہد

Marfat.com

شاہ جہاں بادشاہ دنیا سے رحلت کی۔ آپ کا روضہ اطہر ساہنپال شریف سے نصف میل شمال کی طرف ہے۔ آپ کے دو فرزند تھے۔ جن میں سے بڑے صاحبزادہ سید حافظ محمد برخوردار بحر العشق (المتوفی ۱۰۹۳ھ) آپ کے بعد سجادہ نشین ہوئے۔

۱۴

بغداد والی سرکار سے مراد حضرت غوث الاعظم سیّد عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ ہے جو ۴۷۱ھ میں تولد ہوئے اور بعمر اکانوے سال ۵۶۱ھ میں واصل بحق ہوئے۔ روضہ اطہر بغداد شریف میں ہے۔

۱۵

میاں مردان علی نوشاہیؒ۔ حضرت سچیارؒ کی اولاد میں سے نوشہرہ شریف ضلع گجرات میں سکونت رکھتے تھے۔ میاں سلطان علی بن میاں پیر بخش نوشہرویؒ کے فرزند ارجمند متشرع وعابد تھے۔ شرقپور میں آپ کے ارادتمندوں کا کافی سلسلہ تھا۔

۱۶

حضرت شیخ پیر محمد سچیار قدس سرہ کے آباواجداد علاقہ پوٹھوہار کے رہنے والے تھے آپ کو بچپن میں جاذبہ الٰہی نے کشش کی تو حضرت نوشہ گنج بخش قادریؒ کی خدمت میں حاضر ہو کر بیعت وخلافت سے مشرف ہوئے اور پیر روشن ضمیر کے حکم سے نوشہرہ مغلاں ضلع گجرات میں سکونت پذیر ہوئے۔ دور دراز علاقوں تک آپ کی رشد وہدایت کا شہرہ ہوا۔ آپ کی وفات بعمر اکیھتات سال ۲۵ ربیع الاوّل ۱۱۲۰ھ کو ہوئی۔ مزار

Marfat.com

نوشہرہ شریف میں ہے۔

۱۷

حضرت میاں ہرنی شاہ شرقپوریؒ۔ حضرت شاہ مراد نوشاہی شرقپوریؒ کے بیٹے اور سجادہ نشین تھے۔ اپنے والد گرامی کے سجادۂ ہدایت پر بیٹھ کر طالبان حق کی رہنمائی کرتے رہے۔ اپنے پیر کی نظر میں اسقدر منظور تھے کہ پیرو مرشد کا دربار آپ ہی کے نام سے "دربار میاں ہرنی شاہ" مشہور ہے۔ ۲ ذی الحجہ ۱۲۳۵ھ کو انتقال کیا۔ مزار شرقپور شریف میں پیر کے قدموں میں ہے۔

۱۸

مولانا سید ابوالرضا بشیر احمد بشارت نوشاہی رحمۃ اللہ علیہ ۱۸ شوال ۱۳۲۸ھ کو پیدا ہوئے۔ اعلیٰ حضرت سید غلام مصطفےٰ صاحب نوشاہی کے چھوٹے صاحبزادہ تھے۔ اور راقم الحروف کے چھوٹے بھائی۔ علم و فضل میں کامل۔ فن کتابت نسخ اور نستعلیق کے ماہر تھے۔ فارسی۔ پنجابی میں شعر بھی کہتے تھے۔ تلاوت قرآن مجید اور عبادت و ریاضت میں اپنے اقران سے ممتاز تھے۔ کتاب کنز الفوائد۔ ختمات القرآن۔ صد ختم کلام اللہ شریف وغیرہ رسائل آپ کی تصانیف سے موجود ہیں۔ بعمر ترپن۵۳ سال ۸ صفر ۱۳۸۱ھ کو انتقال کیا ساہنپال شریف گورستان نوشاہی میں دفن ہوئے۔ آپ کے تین فرزند قدوس اختر (۱۳۷۴ھ) رضاء اللہ شاہ (۱۳۷۱ھ) اور افضال السبطین شاہ (۱۳۸۰ھ) یادگار ہیں۔ جن کے نام تاریخی ہیں۔

Marfat.com

۱۹

حاجی عبدالرحمٰن ۔ حضرت میاںصاحب میاں شیر محمد شرقپوریؒ کے منظورِ نظر خلیفہ او
خادم حاضر باش تھے۔ آپ اپنے پیر کے عاشقان صادق سے تھے۔ ضعیف العمر تھے۔ آپ
کی داڑھی نہیں تھی

۲۰

حضرت میاں الٰہی بخش نوشاہی شرقپوریؒ ۔ میاں ہرنی شاہ نوشاہی کے فرزند اکبر
تھے اور بیعت طریقت میاں محمد خوشحال نوشاہی شرقپوری سے رکھتے تھے ۔ بابا ماہلے شا
چشتی صابریؒ نے آپ سے مسئلہ توحید دریافت کیا۔ آپ نے بتایا تو انہوں نے اعتراف
کیا کہ آپ کے بعد ہم کو ایسے حقائق بتانے والا کوئی نہیں مل سکے گا۔ آپ کی وفات ۲۲ صف
سنہ ۱۲۸۴ھ کو ہوئی ۔ قبر شرقپور شریف میں اپنے والد کے پاس ہے۔

۲۱

مولوی اللہ دتہ ترکھان گجراتی ۔ محلہ مستریاں ۔ بیرون شاہ دولی دروازہ گجرات
میں سکونت رکھتا ہے ۔ میرا ارشرافت کا مرید ہے ۔ اسوقت سنہ ۱۳۹۰ھ میں زندہ موجود ہے

۲۲

عبداللہ ولد جلال ولد حیات قوم تارڑ ۔ ساکن وایانوالی چک ۲۷ ضلع شیخوپورہ
حضرت سید حافظ محمد شاہ نوشاہیؒ کا مرید تھا سنہ ۱۳۸۸ھ میں فوت ہو کر وایانوالی کہ
ضلع گوجرانوالہ میں دفن ہوا۔

Marfat.com

مولوی حکیم مظفر حسین صاحب کے والد کا نام حکیم فقیر علی تھا، خلف میاں پیر بخش بن میاں قل احمد بن مولوی حکیم محمد اشرف فاروقی (خطیب جامع مسجد منچر چھٹہ و مصنف کتب کنز الرحمت فارسی و مصباح الطب فارسی و قصہ مثنوی یوسف زلیخا فارسی)۔

حکیم صاحب ایک بلند پایہ طبیب اور متشرع بزرگ تھے۔ موضع اجنگلے تحصیل وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ میں سکونت رکھتے تھے۔ حکیم صاحب کے آبا و اجداد نوشاہی خاندان کے مرید اور کتابوں کے مصنف تھے۔ حکیم صاحب نے حضرت میاں شیر محمد صاحب شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی ارادتمندی سے طریقہ نقشبندیہ حاصل کیا اور ۱۵ اکتوبر ۱۹۴۳ء کو بروز جمعہ واصل الی اللہ ہوئے۔

سید شرافت نوشاہی کان اللہ لہ

Marfat.com

مکتوب

[از طرف مولوی حکیم مظفر حسین صاحب بطرف میاں شیر محمد نقشبندی مجددی شرقپوری]

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم جناب ہادینا و مرشدنا و مولانا

حضرت صاحب سلمہ الرحمٰن

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ و علیٰ من لدیکم خیریت فیما بین نیک مطلوب۔ احوال یہ ہے کہ میں آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تھا۔ مگر کم بختی سے زیارت نصیب نہ ہوئی آپ سرہند شریف تشریف لے گئے تھے اور اب میرے دل میں ایک وسوسہ پڑا ہوا ہے۔ جو کسی وقت رفع نہیں ہوتا۔ وہ یہ ہے کہ یاشیخ عبد القادر جیلانی شیئاً للہ مولوی ثناء اللہ پانی پتی نے فتوے کفر و شرک کا دیا ہے اور علمائے دین نے بھی دیا ہے۔ آپ اس میں کیا رائے دیتے ہیں۔ واجباً عرض ہے کہ حضور اس مسئلہ پر غور کر کے تحریر فرماویں گے۔ بندہ تو کم علم اور کم فہم ہے۔ حضور میری دلجوئی کریں گے اور اطمینان دلادیں گے۔ جواب آنے پر حاضر خدمت ہو جاؤں گا۔ میری طرف ضرور توجہ واسطے اللہ کے رکھیں گے۔ پتہ ہذا یہ ہے:۔

"موضع اچنکے ڈاکخانہ اکال گڑھ۔ ضلع گوجرانوالہ پاس فقیر حکیم مظفر حسین قریشی کے جاوے"

Marfat.com

مکتوب شریف

حضرت میاں شیر محمد صاحبؒ شرقپوری نے مکتوب مذکور کا یہ جواب لکھ کر حکیم مظفر حسین قریشی کو بھیجا

خداوند کریم فضل و کرم سے انجام خیر کریں

ہر حال شکر اور ذکر فکر عبرت ضروری ہے۔ سو آجکل محال ہے۔ اس وسوسہ میں پڑنا زیبا نہیں۔ غریب تو پڑھا کرتا ہے۔ بلکہ کل ولی سے امداد لینا جائز ہے۔ آپ کا دل چاہے تو خیر پڑھا کریں۔ حضرت میراں محی الدین حضرت شیخ عبدالقادر صاحب رحمۃ اللہ عجیب طرز کی توحید میں فنا تھے۔ اس لئے جو لوگ ان کو یاد کرتے ہیں انہوں کو خداوند کریم کی محبت کامل ہو جاتی ہے۔ اخیر سب کا رجوع رب کریم کی جانب ہے فاللہ خیرٌ حافظا وھو ارحم الراحمین آپ کے وجود غیر خدا سے نہیں بنا ہے۔ اس کا ثبوت قادری قلندروں سے لیں۔ اگر کوئی نہ پڑھے تو خیر۔

خداوند کریم کی سنت جاری ہے ہر اک کو ایک کام سپرد کیا ہے۔ جیسا ہر اک چیز سے کام لیا جاتا ہے۔ ویسا ہی ہے۔

در دلم ہزار دردست	لاکن باکس نگویم
بہر حال جمال اللہ بینم	بہر قال جمال اللہ بینم
بجز روش نخواہم ہیچ چیزے	ز شوق جاں جمال اللہ جویم

فرصت کم خط کی رسم ہی نہیں۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم   نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

جناب قبلہ دین و دنیا مرشدنا و مولانا حضرت صاحب سلمہ اللہ

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ و علیٰ من لدیکم۔ حضرت صاحب کی کئی مرتبہ طلب گار ہوا ہے

کہ میں آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تھا۔ مگر کم بختی ہے کہ زیارت نصیب نہیں۔

اب سنا ہے کہ تشریف لے گئے ہیں۔ اور اب میرے دل میں ایک وسوسہ پیدا ہوا ہے

جو کسی وقت رفع نہیں ہوتا۔ وہ یہ ہے کہ ... حسبنا اللہ

مولوی ثناء اللہ نام ایک نے فتویٰ کفر کا شائع کیا ہے۔ اور علماء نے بھی شائع کیا ہے۔ اب

اس میں کیا راز ہے ... واجب عرض ہے۔ کہ حضور اس مسئلہ پر غور کر کے تحریر

فرماویں کیونکہ بندہ تو کم علم اور کم فہم ہے۔ حضور میری دلجوئی کریں گے۔ اور اطمینان

دلادیں گے۔ جواب کا ہر طرح منتظر ہوں گا۔ ...

Marfat.com

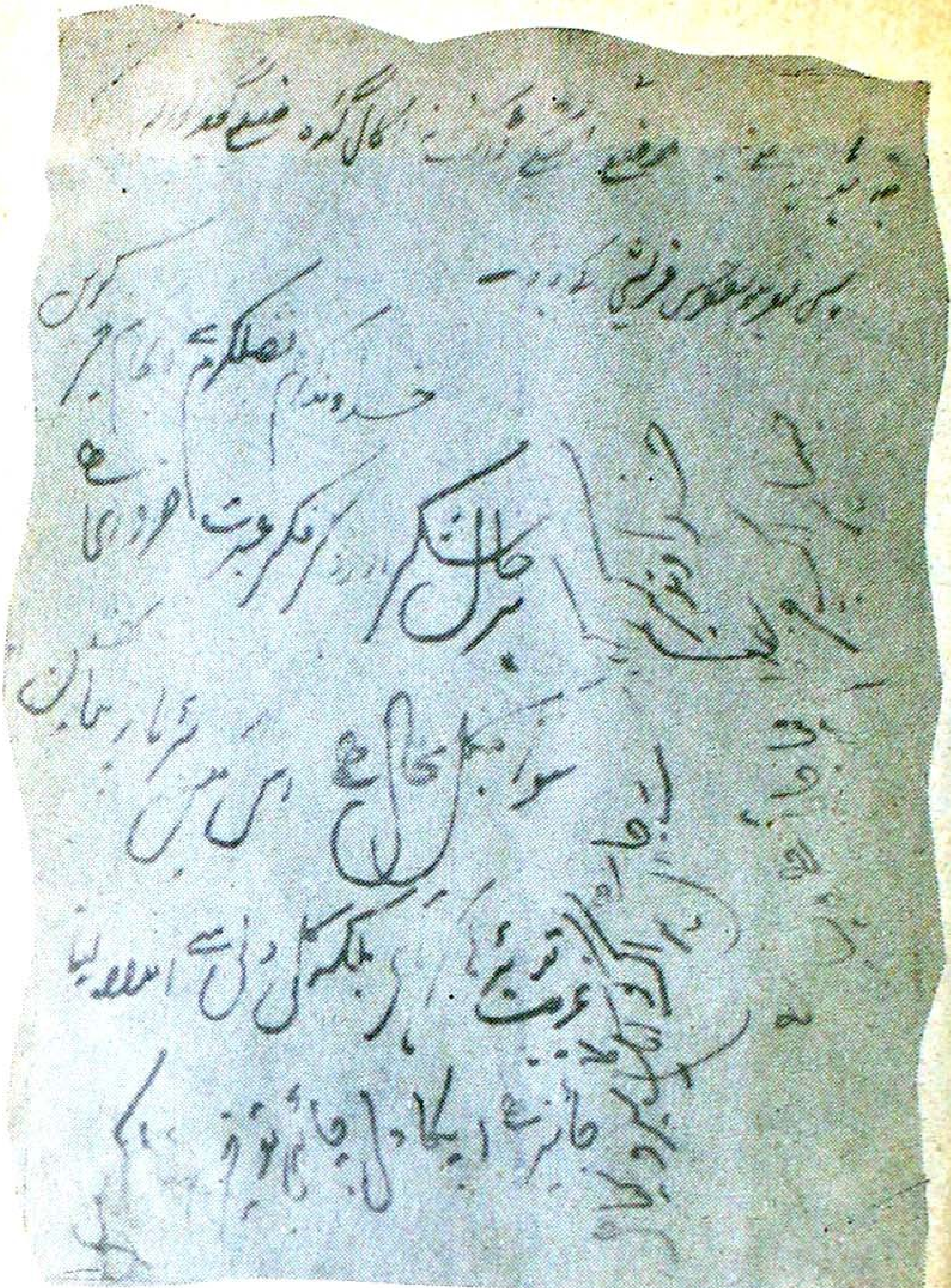

Marfat.com

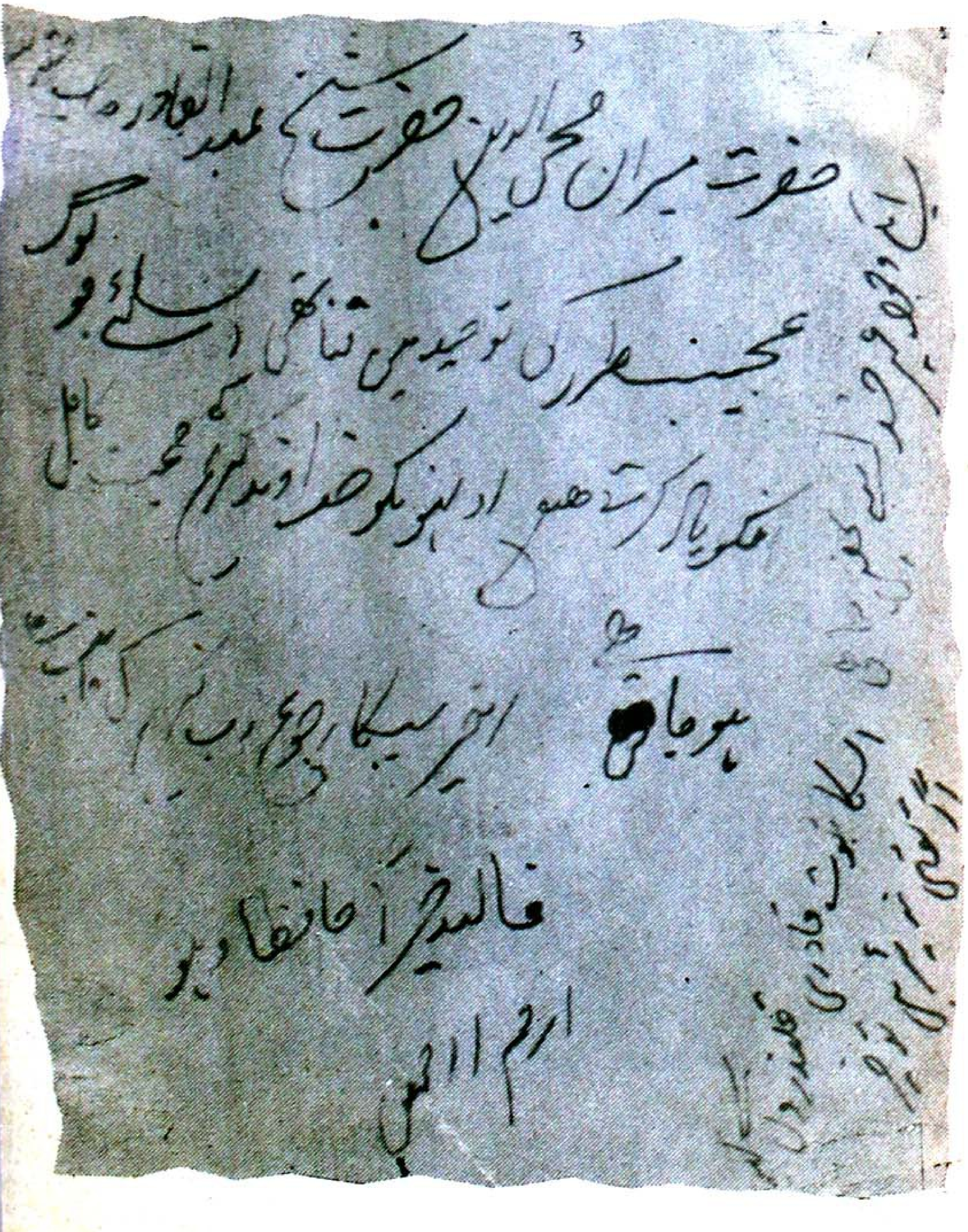

حضرت میران محی الدین حضرت شیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

عجب طرح کی توحید میں تھا [illegible] جو لوگ

مکر پار گرشتہ ہیں او نہیں کو خداوند کریم محبت کا بل

ہو جاتا ہے [illegible] رب کریم کی [illegible]

فالسجدۃ [illegible]

ارحم الراحمین

[illegible]

Marfat.com

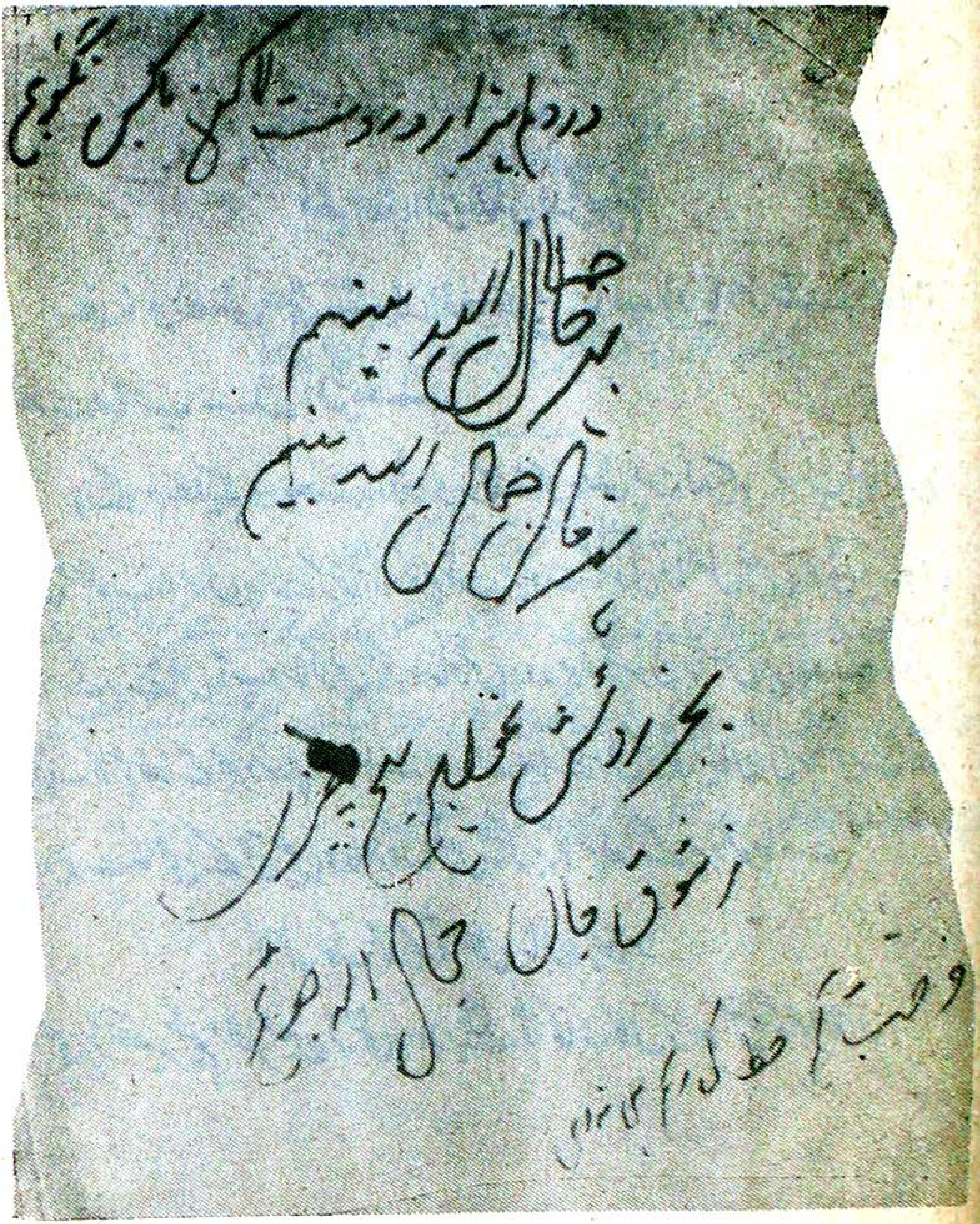

Marfat.com

مکتوب

[حکیم مظفر حسین صاحب بطرف میاں صاحب شرقپوری]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم جناب ہادیناو مرشدنا و مولانا

حضرت صاحب سلمہ الرحمٰن

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ وعلیٰ من لدیکم خیریت فیما بین نیک مطلوب۔ احوال یہ ہے کہ خاکسار کو بوقت عبادت یکسوئی حاصل نہیں ہوتی۔ وساوس گزرتے رہتے ہیں۔ آپ دعا کریں تاکہ وساوس دور ہوکر یکسوئی حاصل ہوجاوے۔ اور ہرایک کام خدا کے بھروسہ پر ہوجاوے اور اللہ تعالےٰ دل کو نور ایمان کی روشنی سے منور کردیوے۔ عاصی کے حق میں دعا ضرور مانگیں تاکہ ہر کام خدا کے سپرد ہوجاوے۔

کامل لوک محمد بخشا لعل بنان پتھر دا

عاصی پُرتقصیر حکیم مظفر حسین قریشی۔ از جنگلے۔ ڈاکخانہ اکال گڑھ ضلع گوجرانوالہ

Marfat.com

مکتوب شریف

[بجواب مولوی حکیم مظفر حسین فاروقی ساکن ابجھکے]

اللہ تعالیٰ فضل سے انجام کریں

ہوسکتا۔ اللہ کی طرف رجوع کرو۔ ورنہ خیر۔ خطوں کے جواب سے ہم عاجز ہیں

معاف کرو۔ معاف کرو۔ باریک پڑھنا لکھنا مشکل۔ جانو مرگیا ہے۔ پھر اسرار رب العلمین

ہے۔ روبرو بات کافی ہے۔ خط کی ضرورت نہیں۔ اللہ بس۔

Marfat.com

مکتوب شریف

حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ بجواب
مکتوب حکیم مظفر حسین فاروقی اچکوی

خداوند تبارک تعالیٰ فضل سے انجام خیر کریں

خطوں کی ضرورت نہیں ہے۔ جواب محال۔ غور سے خیال فرما دیں۔ رب کریم کا نام اور درود شریف۔ قرآن شریف سے بڑھ کر اور چیز نہیں ہے۔ پس ہر حال تصور رحمٰن الرحیم کے اسم ذاتی کا خیال کافی اور تصوروں کی حاجت نہیں۔ یقین سے جانے اگر ربّ العلمین کے خیال میں ہے تو ہر حال قال رب العلمین کے پاس بیٹھا ہے۔ ورنہ خیر۔ آپ کا خیال اگر مولا کریم کی طرف سے ہے تو بہر حال توجہ ہے۔ ورنہ خیر یہ نکما کچھ نہیں کر سکتا۔ ذکر شریف درود شریف ہی اسم اعظم ہے۔ اس کو با صدق ہر حال قابو کریں۔

لن تنالوا البر حتےٰ تنفقوا
ہر چہ داری صرف کن در راہِ او

جتنی دیر خط میں ہو اتنا مولا کریم کی یاد میں ہو۔ خدا وند کریم سب کو نیک کرے۔

اللہ بس جل شانہٗ

مہر ڈاکخانہ شرقپور ۱۲ ر دسمبر ۱۹۲۴ء

〃 اکال گڑھ ۱۷ ر دسمبر ۱۹۲۴ء

Marfat.com

مکتوب شریف

[حضرت میاں شیر محمد شرقپوری نے اپنے مرید حکیم مظفر حسین فاروقی اجنکوی کے جواب میں لکھا]

خداوند کریم فضل سے انجام خیر کریں

کام خداوند کریم کے واسطے جو کئے جاتے ہیں اس پر ایسی باتیں ہی ہوتی ہیں. دنیا فانی کی اشد ضرورت ہے. باقی کی ضرورت نہیں ہے. درود شریف چھوڑ ہی دیں. کچھ ضرورت نہیں. آجکل خط کا جواب لکھنا بھی دشوار ہے. بیمار ہوں ۱۱ بجے مشکل سے لکھا ہے. بہت سعی سے کام کیا کریں. شاید کچھ جمع ہو. آخرت کے کام آدے. اللہ بس جلشانہٗ

مُہر ڈاکخانہ شرقپور ۱۹ جنوری ۱۹۲۵ء

Marfat.com

مکتوب شریف

[حضرت میاں صاحب شرقپوری. بجواب حکیم مظفر حسین فاروقی]

خداوند کریم فضل سے انجام خیر کریں

ہر حال خیال ذوالجلال والاکرام ضروری ہے. فکر سے نہ دل سے کچھ کئے جادیں. ناراضگی کیا. کوئی خیال نہیں. آپ کے خیال ہی سے کچھ ہوگا. اللہ کریم ہر حال رحم فرمانے والے ہیں. زیادہ خط وکتابت کی ضرورت نہیں. اللہ بس جل شانہٗ.

ڈاکخانہ کی مہر میں شرقپور ۱۸ فروری ۱۹۲۵ء

Marfat.com

مکتوب شریف

[حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ نے حکیم مظفر حسین کو جواب خط میں لکھا ہے]

۷۸۶

خداوند کریم فضل سے انجام بخیر کریں

قرآن شریف کی رو سے ہر مسلمان کے لئے دوام ذکر واجب تھا۔ مگر محال۔ پھر اس سے مراد محبت الٰہی تھی۔ تاکہ تصدیق قلب نصیب ہو۔ والذین آمنو اشد حباً للہ۔

ہر فکر بجز ذکر خدا وسوسہ ایست
شرمے ز خدا بدار کہ ایں وسوسہ چند

ہر وقت فکر سے تہِ دل سے دوام ذکر کی سعی لازم ہے۔

دنیا یوم چند آخر کار با خداوند۔

مولا کریم اپنے میں ایسا مشغول کریں کہ وظائف وغیرہ بھول جاویں۔ اللہ بس جلشانہٗ

مہر ڈاکخانہ شرقپور ۲ یا ۱۲ اکتوبر ۱۹۲۵ء

Marfat.com

نوشاہی سلسلہ کی غیر مطبوعہ کتابیں

شریف التواریخ

یہ ضخیم و حجیم کتاب حضرت مولانا سیّد شریف احمد شرافت نوشاہی مقیم آستانہ عالیہ نوشاہی ساہنپال شریف ضلع گجرات کی تصنیف ہے۔ جو تین جلدوں پر مشتمل ہے۔ جن کے نام الگ الگ ہیں۔

پہلی جلد تاریخ الاقطاب ۱۳۵۵ھ کے تاریخی نام سے موسوم ہے یہ جلد ۲۷ ذی الحجہ ۱۳۵۵ھ کو ختم ہوئی۔ اس کے صفحات ۱۰۵۴ ہیں۔ سطور فی صفحہ ۲۰۔ مصنف نے اس کی تصنیف میں بڑی محنت اور کوشش سے کام لیا ہے اور تحقیق و تدقیق میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ اس کے مقدمہ میں مدارج ولایت عامہ، خاصہ وغیرہ اور اقسام اولیاء اللہ مثلاً فرد الافراد، فرد محبوب، قطب الاقطاب قطب، غوث، امامین، اوتاد، اعماد، بُدلاء، نُجباء، نقباء، رجبیّون، اخیار، مکتوم رجال الفتح وغیرہ کے مناصب کی پوری پوری تشریح اور حالت ہائے اولیاء اللہ مثل قلندر۔ سالک۔ مجذوب۔ ابوالوقت۔ ابن الوقت۔ خضر وقت۔ صوفی۔ مرید

Marfat.com

مراد۔ کامل۔ اکمل۔ مکمل وغیرہ کی تفصیل اور کراماتِ اولیاء کا اثبات، قرآن، حدیث آثارِ صحابہ، اصول حکمت اور سائنس وغیرہ سے اور دلائل و مسائل بیعت طریقت اور خلافتِ ارشاد اور شرائط مرشد وغیرہ۔ نص اور سُنّت اور اقوال اولیاء اکرام سے اور چار پیر طریقت اور چودہ خاندانِ صوفیاء جو بنیادی ہیں اور ان کے فروعی سلاسل جن کی تعداد ایک سَو اکتالیس ہے اور تمام ممالک میں رائج ہیں ان کو مع اُن کے شجرہ ہائے بیعت اور مع اسمائے بانیان سلاسل بترتیب حروف تہجی تحریر کیا ہے اس کے بعد اصل کتاب حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حال سے شروع کر کے شیخ الاسلام حضرت نوشہ گنج بخش قادری قدس سرہ العزیز تک سلسلہ وار تمام مشائخ طریقت کے حالات درج کئے ہیں۔ اس کتاب کے مآخذ پانچ سو سے زائد ہیں۔ جس میں ۵۵ مخطوطات اور باقی مطبوعات ہیں۔ اس جلد کی فہرس الفہارس کے علاوہ سات فہرستیں ہیں۔

اوّل۔ فہرست مجمل چھبیس مشائخ کے بسلسلہ ترتیب مفصل حالات کی رہنمائی کرتی ہے۔

دوسری۔ فہرست مفصل۔ اس میں ہر ایک بزرگ کے ذکر میں جسقدر عنوانات ہیں بتفصیل لکھے ہیں۔ یہ فہرست ۳۴ صفحات کی ہے۔

تیسری فہرست میں بزرگان سلسلہ قادریہ کی اولاد اور خلفاء کے نام ہیں۔ جن کے حالات اس جلد میں لکھے ہیں۔ ان کی تعداد ۲۶۰ ہے۔

چوتھی فہرست ان مستورات کے اسماء کی ہے جن کے احوال اس میں تحریر

Marfat.com

ہوئے ہیں۔ ان کی تعداد ۲۴ ہے۔

پانچویں فہرست ان بزرگوں کے ناموں کی ہے جن کی تاریخیں اور سنین وفات اس میں لکھے ہوئے ہیں۔ ان کی تعداد ۴۴۴ ہے۔

چھٹی فہرست ان حضرات کے اسمار کی ہے جن کے حالات ضمناً بلاتاریخ وفات اس میں آئے ہیں۔ ان کی تعداد ۴۱۳ ہے۔

ساتویں فہرست ان حضرات کے ناموں کی ہے جو اس جلد کے سال تکمیل ۱۳۵۵ھ میں زندہ موجود تھے۔ ان کی تعداد ۸۲ ہے۔

یہ جلد تقریباً ایکہزار مشائخ کا تذکرہ ہے۔ اگر اس کا اشاریہ لکھا جائے تو کئی ہزار افراد کے نام شمار ہو سکتے ہیں۔ اس جلد کے ختم ہونے پر اکابر مورخین نے اس کی تقریظیں اور تاریخیں لکھیں۔

(۱) اعلیٰ حضرت مولانا سید غلام مصطفےٰ نوشاہی ساہنپالویؒ المتوفی ۱۳۸۴ھ

(۲) مولانا پیر غلام دستگیر نامی قریشی لاہوریؒ م ۱۳۸۱ھ

(۳) مولانا قاضی محمد سلام اللہ شائق حنفی ولد مولوی امان اللہ مرحوم، ساکن چک عمر۔ علاقہ لالہ موسےٰ ضلع گجرات۔

دوسری جلد کا نام طبقات نوشاہیہ ہے۔ یہ ۱۷ جمادی الاخریٰ ۱۳۸۱ھ کو ختم ہوئی۔ اس کے کل صفحات ۱۴۶۶ سطور فی صفحہ ۲۲ ہیں۔

اس جلد کو مصنف نے سات طبقوں میں تقسیم کیا ہے۔

Marfat.com

پہلا طبقہ نوشاہیہ آبائیہ جدیہ۔ اس میں اپنے مورث اعلیٰ امام سلسلہ نوشاہیہ شیخ الاسلام حضرت نوشہ گنج بخش سے لے کر اپنے آباؤ اجداد کے حالات اپنے تک لکھے ہیں۔ اپنے بیٹوں کا بھی تذکرہ کیا ہے۔ اس طبقہ میں گیارہ حضرات کے احوال لکھے ہیں

دوسرا طبقہ نوشاہیہ برخورداریہ۔ اس میں حضرت نوشہ صاحب کے فرزند اکبر سید حافظ محمد برخوردار بحر العشق کی اولاد کے حالات گیارہ ابواب میں پشت وار لکھے ہیں۔ جنکی تعداد ۲۵۵ ہے

تیسرا طبقہ نوشاہیہ ہاشمیہ۔ اس میں حضرت نوشاہ عالیجاہ کے چھوٹے بیٹے سید محمد ہاشم دریادل کی اولاد کے حالات نو ابواب میں پشت وار لکھے ہیں۔ ان کی تعداد ۹۷ ہے۔

چوتھا طبقہ نوشاہیہ سلیمانیہ۔ اس میں قطب الاوان حضرت سخی شاہ سلیمان نوری بھلوالی کی اولاد کے حالات دس ابواب میں پشت وار لکھے ہیں۔ ان کی تعداد ۶۰ ہے۔

پانچواں طبقہ نوشاہیہ رحمانیہ۔ اس میں حضرت نوشاہ عالم پناہ کے خلیفۂ پاک شیخ عبدالرحمٰن المعروف پاک رحمان بھڑلوالہ کے اور ان کے متولیوں کے حالات زمانۂ حاضرہ تک درج کئے ہیں۔ ان کی تعداد ۲۴ ہے۔

چھٹا طبقہ نوشاہیہ سچیاریہ۔ اس میں حضرت نوشہ پیر عالیجناب کے خلیفہ صادق شیخ پیر محمد سچیار نوشہروی کے اور ان کی اولاد کے حالات نو ابواب میں پشت وار لکھے ہیں۔ ان کی تعداد ۳۶ ہے۔

ساتواں طبقہ نوشاہیہ صالحیہ۔ اس میں حضرت نوشہ صاحب کے خلیفہ راسخ سید صالح محمد ساکن چک سادہ گجرات کے اور ان کی اولاد کے حالات نو ابواب میں پشت وار

Marfat.com

لکھے ہیں۔ ان کی تعداد ۲۲ ہے۔

اِس جلد میں پانچ سو۵ سے زائد رجال کے حالات فاضل مصنف نے لکھے ہیں۔ ان کے علاوہ وہ حضرات جن کی پیدائش یا وفات کی تاریخیں اور سنین اس میں آئے ہیں ان کی تعداد ۲۶۷ ہے اور اگر اس کا اشاریہ ملحوظ رکھا جائے تو ہزاروں کی تعداد میں اشخاص کا تذکرہ اس میں درج ہے۔ اس جلد کے مآخذ کی تعداد ۲۷۵ ہے جن میں سے ۱۶۲ نادر مخطوطات ہیں اور ۱۱۳ مطبوعہ کتابیں ہیں۔ حضرت سید شرافت نوشاہی مصنف کتاب نے جملہ کتابوں کی فہرست کتاب کے آخر میں دے دی ہے۔

شریف التواریخ کی تیسری جلد کا نام "تذکرۃ النوشاہیہ" ہے۔ چونکہ اسکی ضخامت پہلی دونوں جلدوں سے زیادہ ہے اسلئے مصنف سید شرافت نوشاہی نے اس کو بارہ حصوں میں تقسیم کیا ہے اور امتیاز کے لئے بمشورہ جناب حکیم محمد موسیٰ امرتسری ہر حصّہ کا علیحدہ علیحدہ نام رکھا ہے جن کی تفصیل یہ ہے۔

پہلا حصّہ۔ تحایف الاطہار۔ اس میں حضرت نوشہ گنج بخشؒ کے بلاواسطہ مریدوں اور خلیفوں کا تذکرہ ہے۔ اس کے صفحات ۱۷۵ ہیں۔

دوسرا حصّہ۔ لطائف الاخیار۔ اس میں حضرت نوشہ صاحبؒ مرید المریدوں کا ذکر ہے۔ اس کے صفحات ۴۵۴ ہیں۔

تیسرا حصّہ۔ معارف الابرار۔ اس میں ان حضرات کا تذکرہ ہے جو حضرت نوشہ عالیجاہ کے تیسری پشت میں مرید تھے۔ اس کے صفحات ۳۲۱ ہیں۔

Marfat.com

چوتھا حصہ۔ مآثر الاخبار۔ اس میں چوتھی پشت کے اکابر کے حالات ہیں۔ اس صفحات ۲۳۱ ہیں۔

پانچواں حصہ۔ عوارف الانوار۔ اس میں پانچویں پشت کے بزرگوں کے حالات ہیں۔ اس کے صفحات ۱۵۶ ہیں۔

چھٹا حصہ۔ صحائف الاسرار۔ اس میں چھٹی پشت کے احباب کے ذکر ہیں۔ اس کے صفحات ۲۸۲ ہیں۔

ساتواں حصہ۔ مناہج الآثار۔ اس میں ساتویں پشت کے مشائخ کے احوال درج ہیں۔ اس کے صفحات ۴۲۸ ہیں۔

آٹھواں حصہ۔ شواہد الافکار۔ اس میں آٹھویں پشت کے درویشوں کے احوال لکھے ہیں۔ اس کے صفحات ۳۰۷ ہیں۔

یہ آٹھ حصے مکمل لکھے جا چکے ہیں۔

نواں حصہ۔ فوائد الاذکار۔ اس میں نویں پشت کے اہل اللہ کا تذکرہ ہے۔

دسواں حصہ۔ عمائد الادوار۔ اس میں دسویں پشت کے صوفیوں کا ذکر ہے۔

گیارھواں حصہ۔ روائح الازہار۔ اس میں گیارھویں پشت کے فقرا کے احوال درج ہیں۔

بارھواں حصہ۔ طوالع الاظفار۔ اس میں ان بزرگوں کے احوال لکھے ہیں جن کا نوشاہی سلسلہ میں منسلک ہونا ثابت ہے۔ لیکن ان کا شجرہ بیعت نہیں مل سکا کہ وہ کتنی پشت میں حضرت نوشہ صاحبؒ کو ملتے ہیں۔

Marfat.com

اس جلد کے آٹھ حصّے مکمل ہو چکے ہیں اور چار حصّوں کی تکمیل ابھی باقی ہے۔ سیّد شرافت نوشاہی بڑی کوشش سے ان کو لکھ رہے ہیں۔ تقریباً ایکہزار حضرات کے حالات کم و بیش اس تیسری جلد کے بارہ حصّوں میں جمع ہو جائیں گے۔

حضرات مورخین اور صوفیائے کرام کو یہ خوشخبری دی جاتی ہے کہ اس قدر ضخیم تذکرہ آج تک ان کی نظر سے نہیں گذرا ہو گا۔ اب وہ دن قریب آرہے ہیں کہ یہ تذکرہ زیور طبع سے آراستہ ہو کر قارئین کے سامنے آجائے گا۔ فی الحقیقت صوفیائے کرام کے لئے اور اولیاءاللہ کے حالات کے شائقین کے لئے یہ کتاب انسائیکلوپیڈیا کا حکم رکھتی ہے۔ ازیں علاوہ پنجاب کی تاریخ کا ایک وافر حصّہ اس میں درج ہو گیا ہے۔

سیادت علویہ

یہ کتاب بھی حضرت مولانا سیّد شرافت نوشاہی کی تصنیفات میں سے ہے۔ اس کے صفحات ۱۰۰ کے قریب ہیں۔ اس میں قرآن مجید۔ حدیث اور تاریخ کی روشنی میں بطریق سوال و جواب علوی النسب خاندانوں کی سیادت ثابت کی ہے اور یہ ثابت کیا ہے کہ سیادت بنی فاطمہ کے لئے مختص نہیں بلکہ حضرت علی مرتضےٰ رضی اللہ عنہ کی تمام اولاد سیّد ہے۔ خواہ وہ حسنی ہوں یا حسینی، عباسی ہوں یا حنیفی۔

یہ کتاب ۲۲ جمادی الاخریٰ ۱۳۷۹ھ کو تکمیل کو پہنچی (زیر طبع ہے)

Marfat.com

العصیدۃ الیوسفیہ لقادئ القصیدۃ الغوثیہ

یہ قصیدہ غوثیہ کی شرح ہے۔ جو قدوۃ الفضلا۔ عمدۃ الفقہا حضرت مولانا محمد اعظم حنفی قادری نوشاہی برقندازی میرووالیؒ کے قلم کا بہترین شاہکار ہے۔ ویسے تو قصیدہ شریف کی بے شمار شرحیں لکھی گئی ہیں۔ لیکن جو خصوصیت اس میں ہے کسی اور شرح میں نہیں پائی جاتی۔ مثلاً دور الحاد میں کئی لوگ ایسے پیدا ہو گئے ہیں جو حقیقت شناسی سے بہت دور جا پڑے ہیں اور بزرگوں پر بے جا الزام تراشنے سے بالکل احتراز نہیں کرتے۔ اور بلا سوچے سمجھے کہہ دیتے ہیں کہ حضرت غوث اعظمؒ نے قصیدہ شریف میں جو دعوے کئے ہیں یہ قرآن و حدیث کے خلاف ہیں۔ مولانا محمد اعظمؒ نے ایسے لوگوں کے شکوک دور کرنے کے لئے بڑے پختہ دلائل دیئے ہیں اور حضرت غوث اعظمؒ کے ہر ایک ارشاد کو آیات کلام اللہ اور احادیث رسول اللہ کے مطابق ثابت کر دکھایا ہے۔ اہلِ علم نے اس کو بہت پسند کیا ہے۔ اس سے پہلے ایک مرتبہ یہ شرح چھپ کر ختم ہو چکی ہے اب دوبارہ اس کی اشاعت کا اہتمام کیا جا رہا ہے

تمت بالخیر

Marfat.com

مصنّف

مخدومی حضرت سید شریف احمد شرافت علوی قادری نوشاہی مدظلہ العالی سجّادہ نشین ساہنپال شریف (گجرات) پنجاب کے جلیل القدر بزرگ حضرت حاجی محمد نوشہ گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ بانی سلسلہ نوشاہیہ کی اولادِ امجاد میں سے ہیں اور مسندِ سجادگی پر جلوہ افروز ہیں۔ ان عظمتوں کے ساتھ ساتھ حضرت شرافت زید مجدہٗ ظاہری علوم وفنون میں بھی ایسے باکمال ہیں کہ ان تمام علوم کی گہرائی، گیرائی اور انکے بے مثل علمی و تحقیقی کارناموں کو دیکھ کر عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ اور آج سے صدیوں پہلے کے علماء و فضلاء اور مصنفین کی علمی کاوشوں کا نقشہ آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے اور اس قابلِ قدر خصوصیت کے باعث پنجاب کے سجادگان میں ان کا مقام ممتاز اور خاص شان کا حامل نظر آتا ہے۔

پنجاب کی بہت خوش قسمتی ہے کہ یہاں کے ایک نہایت ہی جلیل القدر روحانی خانوادہ نوشاہیہ کے اعیان کی تصانیف سکھ گردی کی نذر ہونیسے بہت حد تک بچ گئیں۔ ہمارے واجب الاحترام بزرگ مولانا سید شرافت نوشاہی کی ان نوادر کی لگن پنجاب کے ایک ایک قصبہ میں لے گئی جہاں سے مولانا صاحب نے وہ گوہر بے بہا تلاش کئے ہیں کہ آج ان کی پاک و ہند کے کسی قصبے اور خطے

Marfat.com

میں ملنا دشوار ہے۔ بے شک مولانا نوشاہی صاحب کے کارنامے جوئے شیر لانے کے مترادف ہے۔

حضرت شرافت صاحب قبلہ کی تصنیفات و تالیفات اور مرتبات و مترجمات کے مبیضات کی تعداد کم و بیش اڑھائی سو تک پہنچ چکی ہے۔ ان میں سے سب سے زیادہ ضخیم و جحیم تالیف شریف التواریخ ہے جو تقریباً سات ہزار صفحات کو محیط ہے۔ ان کی جملہ تالیفات کے صفحات سینتیس ہزار (۳۷۰۰۰) ہوتے ہیں اور ان میں سے ہر ایک کا ایک ایک صفحہ بلکہ ان کی ہر ایک سطر انہوں نے اپنے خونِ جگر سے لکھی ہے۔

میں نے بارہا یہ منظر دیکھا ہے کہ شریف التواریخ کو ایک نظر دیکھنے ہی سے بڑے بڑے اہل فضل و کمال دم بخود رہ جاتے ہیں اور ان کی حیرت و استعجاب کی انتہا نہیں رہتی اور کثیر التصانیف مصنفین آپکی اس بے مثال کوشش و کاوش پر رشک کرنے لگتے ہیں۔ اگر جناب شرافت صاحب خان خاناں کے دور میں ہوتے یا وہ اس زمانے میں ہوتا تو یقیناً ان کے مسودات و مبیضات ...... کو زر و جواہر میں تولتا اور یہ مسودات و مبیضات مصنف کے وزن سے بڑھے ہوئے ہیں۔ وہ ناقدری کے اس بدترین دور میں زندہ موجود ایک زبردست عالم محقق، مورخ، تذکرہ نویس، پنجابی، اردو فارسی، عربی کے ادیب، شاعر، تاریخ گو، خطاط، مولف، مصنف، مترجم، ماہر علم الانساب صوفی صافی ہیں۔ حضرت شرافت کے علمی مقام اور کام سے ارباب علم و دانش کو متعارف کرانا اس لئے بھی ضروری

تھا کہ ان کی اکثر تالیفات سے استفادہ و استفاضہ کے بغیر پنجاب کی سیاسی معاشی معاشرتی اور ادبیات و تصوّف کی تاریخ کی تکمیل انتہائی مشکل ہے۔

مگر افسوس کہ حضرت مولانا شرافت صاحب قبلہ ایک متبحر عالم، صاحب طرز ادیب، باکمال شاعر اور بلند پایہ مصنف ہونیکے باوصف وہ شہرت و مقبولیت حاصل نہیں کر سکے جسکے وہ فی التحقیق مستحق ہیں۔ اس سانحہ کے وجوہ و اسباب ظاہر ہیں کہ وہ پرانی وضع کے بزرگ ہیں اور مرکز علم لاہور سے بہت دُور ایک گاؤں میں مقیم ہیں اور اپنی سادگی کے باعث شہرت اور مقبولیت حاصل کرنیکے فن سے بالکل ناآشنا ہیں اور نہ وہ مصنفوں اور ادیبوں کی کسی پارٹی کے رکن ہیں اور انہوں نے کبھی کسی انجمن ستائش باہمی سے بھی تعلق نہیں رکھا۔ ان کمزوریوں کے علاوہ انکی اپنی برادری کی بے حسّی یا علم دشمنی کو بھی خاصا دخل ہے۔ رہے مرید تو وہ صرف تعویذوں کے طالب ہوتے ہیں۔

میں نے پاکستان کے دانشوروں محققوں مورخوں اور ناقدوں کو وقت کے جیّد عالم اور اسکی نہایت دقیع اور وسیع علمی خدمات سے متعارف کرا دیا ہے۔ اب ان حضرات کا کام ہے کہ ساہن پال شریف پہنچکر ان ذخائر علیہ کو دیکھیں اور ان پر تحقیقی و تنقیدی کام کریں۔ پنجاب یونیورسٹی کے ارباب حل و عقد کو خصوصاً اس طرف توجہ مبذول کرنی چاہیئے۔

حکیم محمد موسیٰ امرتسری

منقول از احوال و آثار سیّد شرافت نوشاہی
مؤلفہ محمد اقبال مجددی مطبوعہ لاہور ۱۹۷۱ء

Marfat.com

کلیات حضرت نوشہ اردو

جمع و تدوین

سید شرافت نوشاہی

حضرت حاجی محمد نوشہ گنج بخش قادری رحمتہ اللہ علیہ ف ۱۰٦۴ھ کا اردو
اس وقت تک پنجاب میں اردو نظم کا اس سے قدیم کوئی دیوان دستیاب نہیں
بے شک اس کلیات کی اشاعت سے اردو ادب کی تاریخ میں
ایک نئے باب کا اضافہ ہوگا۔

عنقریب اشاعت پذیر ہوگا

ملنے کا پتہ:

دارالمورخین - گیلانی سٹریٹ محمدی محلہ - لاہور

Marfat.com

zera	lakes	
nal	marine channel, canal	canale
uka	bay, cove, harbour	baia
oci	islands	isole
ok	island	isola
anina	mountain range	catena di montagne
lje	plain, floodplain	piano
luotok	peninsula	peninsola
ka,rijeka	stream	fiume
ala	cove, inlet	baia
ata	strait, pass	stretto
h,vrhovi,vrhi	hill,peak,mountain,ridge	picco
liv. zaljev	bay	baia

CONVERSION OF ELEVATIONS

FEET	METRES	FEET	METRES
1000	305	10000	3048
900	274	9000	2743
800	244	8000	2438
700	213	7000	2134
600	183	6000	1829
500	152	5000	1524
400	122	4000	1219
300	91	3000	914
200	61	2000	610
150	46	1500	457
100	30	1000	305

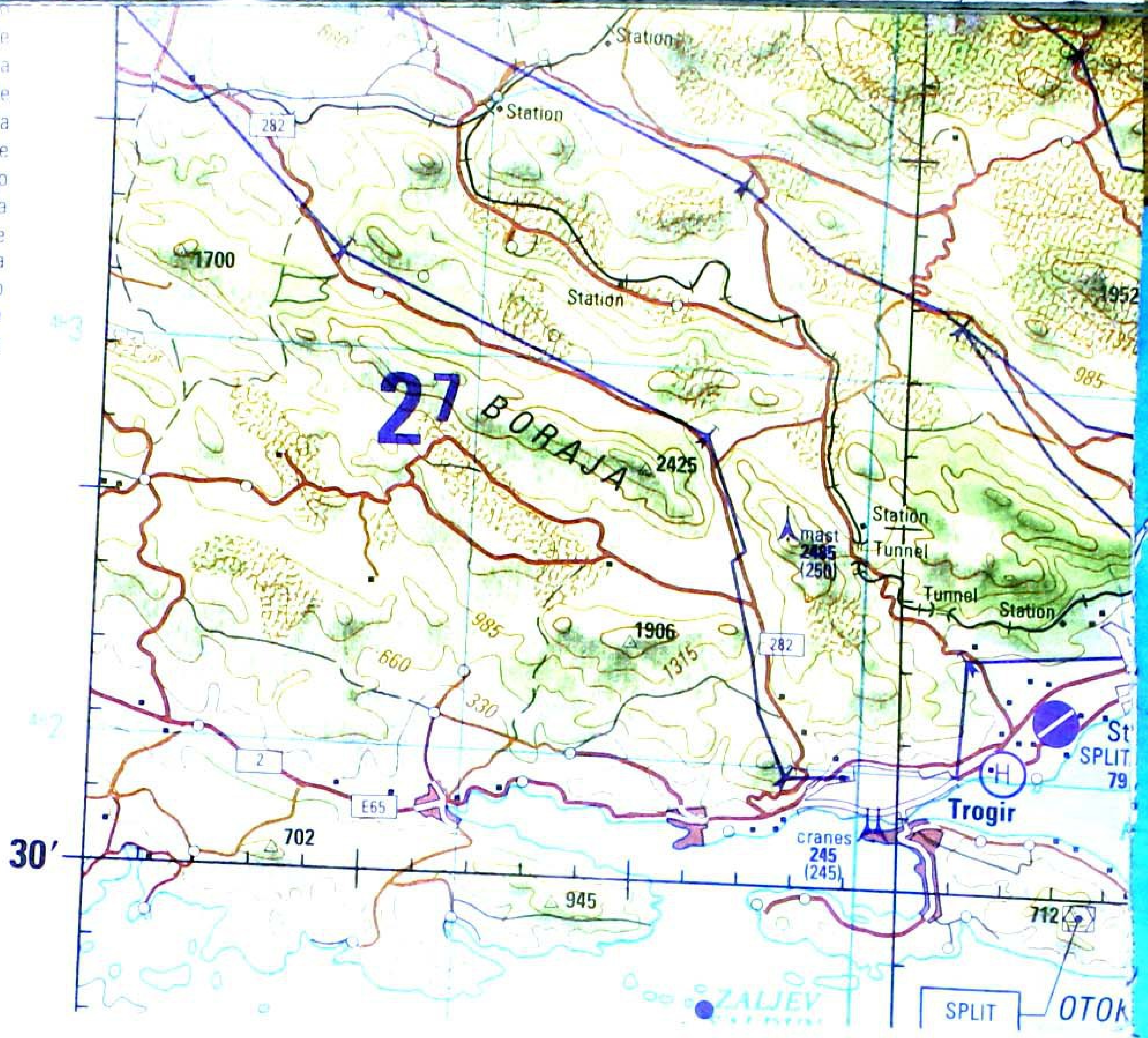

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com